صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 13 جون 2003ء بمطابق 12 ربیع الثانی 1424 ہجری صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

مَّا كَانَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ مِنۡ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ ٱللَّهُ لَهُۥۖ سُنَّةَ ٱللَّهِ فِى ٱلَّذِينَ خَلَوۡاْ مِن قَبۡلُۚ وَكَانَ أَمۡرُ ٱللَّهِ قَدَرًا مَّقۡدُورًا○ ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَـٰلَـٰتِ ٱللَّهِ وَيَخۡشَوۡنَهُۥ وَلَا يَخۡشَوۡنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ○ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمۡ وَلَـٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيمًا۔

(ترجمہ): پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو خدا نے ان کے لئے مقرر کر دیا۔ اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی خدا کا یہی دستور رہا ہے۔ اور خدا کا حکم ٹھہر چکا ہے اور جو خدا کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ اور خدا ہی حساب کرنے کو کافی ہے محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کردینے والے) ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنټ آف آرډر، سپیکر صاحب۔ ما ته اجازت دے ؟

جناب سپیکر: جی،

جناب بشیر احمد بلور: زه ریکویسټ کوم چې پرون زما حلقه کښې، د ښار په یو داسے Congested area کښې یو کور کښې یو ښځه عاجزه یوائے وه، لورئے تلے وه، وکیله ده، عدالت ته تلے وه او کور والا خپل کاروبار ته تلے وو۔ دا یوائے کور کښې وه او خلق راغلې دی، دن دیهاړے، والا خبره ده چې هغه ښځه ئے مړه کړې ده او د پنځه لاکهه روپو باندې ونه ئے اوړی دی او ورسره چې څه زیورات وو نو هغه ئے هم اوړی دی۔ هغه ایف آئی آر له چې لاړل جی نو هغه تهانړے والا وائی چې نه دا غلانه ده، دا چرته ذاتی د شمنی ده۔ که هر څه وی، که ذاتی د شمنی وی، که غلا وی خو سامان ترے تلے دے هلته هغې ته د قهوے پیاله ډکه پرته وه او چانه د څښلے، دا غلا نه ده او څه شئے نه دے تلے۔ مالکان وائی چې مونږه نه پنځه لکهه روپئی تلی دی، مالکان وائی چې مونږه نه سره زر تلی دی خو که تلی دی او که نه دی تلی، که د شمنی وه هم، یو سړے Settled area کښې ناست دے او یوه ښځه کور کښې ناسته ده، دن دیهاړے او داسې وخت کښې چې عام خلق پرے تیریږی او هغه خلق ځی۔ هغوی وائی چې څه بل شئے، څه تمانچې هم نه وه څه بل څه شئے سره ئے وهلے ده، پیچ کس سره ئے وهلے ده او ښځه ئے مړه کړې ده۔او هغه ښځه هم زمونږد وزیر قانون صاحب د کلی ده۔ هغوې سحر وختی هغه لاش هم وړے دے کرک ته۔ نو زما خواست دے چې وزیر قانون صاحب لږ د لاء اینډ آرډر سچویشن د خیال ساتی د دې صوبه کښې او د ښار د ننه که داسے حالات کیږی او بیا د دوئ کلی والا دی نو ده ته زیات پکار دی چې کوشش اوکړی۔

جناب سپیکر: نه د هرچا د پاره خیال ساتل پکار دی۔ جی ظفر اعظم صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! موبائل آن دے۔

جناب سپیکر: نسوار، نسوار دی ورسره۔

جناب عبدالاکبر خان: نه جی موبائل وو، ورسره وو جی۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر! Sorry sir چونکہ موبائل آن تھا، مجھے ابھی یاد آگیا کہ اسمبلی شروع ہوگئی ہے تو میں نے آف کر دیا، اتنی سی بات ہے۔ میں نے موبائل آف کر دیا ہے۔ سر! آج کے اخبار میں یہ دردناک واقعہ میں نے بھی پڑھا ہے جسطرح بشیر بلور صاحب نے فرمایا۔ وہاں موقع پر پولیس پہنچ چکی ہے۔ پولیس کی اپنی رائے ہوسکتی ہے اور انکی اپنی رائے ہوسکتی ہے لیکن میں بشیر بلور صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ان شاءاللہ اسکی غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونگی اور ان شاءاللہ ایکشن بھی ہوگا۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: Question Hour کوئسچنز آور کوئسچن نمبر 291۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 291، جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس کے بعد کوئسچن آور ہے۔ چونکہ بشیر بلور صاحب نے انتہائی اہم نکتہ اٹھایا ورنہ آج جمعہ کا دن ہے اور رول نمبر 31 بالکل کلیئر ہے اور شاد محمد خان سے بھی میں استدعا کرونگا کہ آج وہ چائے کے لئے نہیں کہیں گے تاکہ یہ ایجنڈا ہم آسانی سے نمٹا سکیں۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

* 291 ۔ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سات آٹھ سال قبل محکمہ جنگلات میں زرداری سکیم اور دوسری سکیموں کے تحت صوبہ کے مختلف فارسٹ ڈویژنوں میں فیلڈ ملازمین سے شجرکاری و نرسریوں میں ترقیاتی کام کروائے گئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ترقیاتی سکیموں کے یومیہ مزدوروں کے واجبات اور دوسرے اخراجات کے بلز تیار کروائے متعلقہ حکام سے منظور بھی کروائے گئے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بلوں کی ادائیگی تاحال نہیں کی گئی ہے؛

(د) آیا یہ درست ہے کہ یومیہ مزدور ہر ڈویژن میں متعلقہ فیلڈ ملازمین سے بار بار بقایاجات کی وصولی کا مطالبہ کرتے ہیں جسکی وجہ سے فیلڈ سٹاف کو سخت مشکلات کا سامنا ہے؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ واجبات/بقایاجات کی فوری ادائیگی کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے نیز محکمہ جنگلات کے ہر فارسٹ ڈویژن میں بقایاجات/واجبات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سراج الحق (وزیر خزانہ وماحولیات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے چند بلوں کی ادائیگی ابھی باقی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ جن ڈویژنوں کے ذمہ واجبات رہتے ہیں، وہاں پر مزدور ادائیگی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(ہ) جن فارسٹ ڈویژنوں کے ذمہ بقایاجات ہیں، انہوں نے فنڈز کے حصول کے لئے بہت کوشش کی لیکن سکیم ختم ہونے کی وجہ سے مندرجہ ذیل فنڈز نہ مل سکے۔ بقایاجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ڈویژن	نام سکیم	بقایا رقم (روپیہ)
1	سربن (ضلع مانسہرہ)	پی۔ای۔پی۔سی	58284
2	اگرور تناول (مانسہرہ)	ایضاً	264570
3	کاغان (ضلع مانسہرہ)	ایضاً	4100000
4	دیر	ایضاً	2,50,000
5	سوات	ایضاً	107,889
6	مردان ڈویژن	ایضاً	163700
		ٹوٹل	49.44,443
7	ڈی۔آئی۔خان	سی۔آر۔بی۔سی	11,72,,000
		روڈ سائیڈ پلانٹیشن	1,67,000
8	سوات	دریائے سوات سکیم	160,300
		ایف۔ڈی۔سی	150,000
9	پشاور ڈویژن	ایفار سٹیشن سدرن	526,114

21,76,014	ٹوٹل		
71,20,457	کل بقایاجات		

متعلقہ اداروں کے ساتھ بقایاجات کی ادائیگی کے لئے کوشش جاری ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! دسوال نمبر291 د (ب) جز په جواب کښې، دا سوال ما کړے دے چې يره دا کوم بقاياجات دی، دا يوميه مزدور واجبات دلته پاتے دی محکمے ته نو دوئ راسره منلے ده چې ټهيک ده، دا اکهتر لاکھ ،بيس هزار /71,20000 روپئی دا چې کوم خلق په ديهاړے باندې مزدوری کوئ دهغوی دے محکمے ته پاتے دی۔ او جناب سپيکر صاحب، د دې اته کاله اوشو چې دا دغه شان چليږی هغه خلقو د خپل بچو د رزق درک نه لګی نو ځکه خو ديهاړی کوی او دا پيسے تر اوسه پورے په دوئ باندې پاتے وی نو زۀ وايم که دا ديو سرکاری افسر پيسے وے نو تر اوسه پورے به ئے انتظام شوې وے ------

جناب سپیکر: هسې هم د خولے دا وچيدو نه مخکښې ورله ورکول پکار دی۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: مخکښې ورکول پکار دی، نو جی دا ډير زيات يو انتهائی اهم سوال دے۔ نو منسټر صاحب که زمونږ دا تسلی اوکړی چې دا واجبات به د دې غريبو خلقو ورکړو نو انتهائی به مونږ مشکور يو۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر،سوال نمبر291، فرسټ سوال دے۔ صحیح جی صحیح ہے۔ ویسے جناب سپیکر صاحب یہ کیس بہت پرانا ہے اور اس کو زرداری صاحب کا کیس کہا جاتا ہے اور اس وقت وہ ماحولیات کے وزیر تھے اور انہوں نے یہ پراجیکٹس شروع کئے تھے لیکن پھر درمیان میں انکی وزارت ختم ہوگئی اور حکومت ختم ہونے کے بعد پھر وہ سارے قرضے بھی رہ گئے ہیں۔ صوبائی حکومت کی طرف سے ہماری حکومت نے بھی اور گزشتہ حکومتوں نے بھی مسلسل مرکز سے رابطہ رکھا ہے کہ کسی طریقے سے اگر آدمی چلا بھی گیا تو حکومت تو موجود ہے،اس لئے ہم نے ہمیشہ مرکز سے کہا ہے کہ یہ پیسے ہمیں بھیج دیں تاکہ ان مزدوروں کے ہم حوالے کردیں بہرحال اسمیں کچھ کامیابی تو ہوئی ہے، کچھ کچھ پیسے انہوں نے بھیجے تو

ہیں، جنکی تفصیلات موجود ہیں لیکن بہر حال مرکز کے ساتھ ہمارے روابط اس سلسلے میں جاری ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 297ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

* 297 ۔ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شیخ بدین نیشنل پارک ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں چکور پرندوں کی افزائش کے لئے چکور ''پریزرویشن پراجیکٹ'' کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پراجیکٹ کے تحت جو اقدامات کئے گئے ہیں بمعہ پراجیکٹ پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ ماحولیات): (الف) محکمہ جنگلی حیات صوبہ سرحد کے قائم کردہ شیخ بدین نیشنل پارک ڈیرہ اسماعیل خان میں چکور پرندوں کی افزائش نسل کے لئے "چکور پریزرویشن پراجیکٹ" کے نام سے کسی ترقیاتی منصوبے/پراجیکٹ کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا ہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ بالا سوال کے جز (الف) کا جواب نفی میں ہے اس لئے مزید تفصیل میسر نہیں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! دے ډیره اسماعیل خان کښې دے وائلډلائف والایو نیشنل پارک جوړ کړے دے د دې نیشنل پارک کښې سردار مهتاب عباسی چې کله وزیر اعلیٰ وو، هغه د دې افتتاح هم کړې وه او ماته یاد دی، په ټی وی ما کتلی وو چې هلته هغه څه داسې چکور، مونږ ورته زرکے وایو، دا مرغئی هلته پرېښے وے نو ځکه ورته دا عام خلق وائ چې دا دچکور د پریزرویشن پارک دے۔ دوئ خو ترے انکار کړے دے، خیر دے دغه سره به زهٔ اتفاق اوکړم خو بهرحال دا مرغئی ئے هلته پرېښے وے۔ نو زهٔ وایم چې یره جی دا یو اهم خبره ده چې د هغې هلته افزائش نسل کیدے شی نو پکار دا ده چې منسټر صاحب دغه باندې هم څه خصوصی توجه ورکړی ځکه چې وائلډ لائف ته ډیرے پیسے راغلی دی او ډیرے پیسے په هغې کښې دی نو پکار ده چې یره دا ------

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر خزانہ خزانہ وماحولیات: جناب سپیکر صاحب! ڈاکٹر ذاکراللہ صاحب نے مہتاب حکومت میں جس چکور کو دیکھا تھاٹی وی پر تو اصل میں چکور کی جو عمر ہے، وہ بھی زیادہ نہیں ہے۔ شاید وہ تو ختم ہو گیا ہو گا البتہ چونکہ یہ قیمتی پرندہ ہے اور یہ پرندوں میں بہت زیادہ حسین اور خوبصورت ہے تو محکمے نے اس کی افزائش نسل میں اضافے کے لئے تو اہتمام کیا ہے اور ان کے علاقے میں اور بنوں کے علاقے میں نیاڈویژن بھی قائم کیا ہے۔ تاکہ انکی افزائش ہو جائے لیکن بہر حال وہاں پر اسطرح انہوں نے جو فرمایا ہے کہ ایک علیحدہ پروگرام بنایا گیا تھااور ایک پارک بنایا گیا تھاتواب یہ چیز موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 299،ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب۔

* 299 _ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے جنگلی حیات کے تحفظ کے سلسلے میں "مارخور پروٹیکشن پراجیکٹ" قائم کیاہے؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پراجیکٹ کے نتیجے میں مارخور کی افزائش نسل کے سلسلے میں کتنی کامیابی حاصل کی گئی ہے۔ نیز پراجیکٹ پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سراج الحق(سینیئر وزیر خزانہ ماحولیات): (الف) محکمہ جنگلی حیات صوبہ سرحد نے جنگلی حیات کے تحفظ کے سلسلے میں "مارخور پروٹیکشن پراجیکٹ" کے نام سے کوئی پراجیکٹ/ترقیاتی منصوبہ قائم نہیں کیاہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ بالا سوال کے جز(الف)کاجواب نفی میں ہے۔اس لئے مزید تفصیل میسر نہیں۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکرصاحب! دا خوډیر زیات یو اهم سوال دے۔ په دیکښې دوئ وائ چې د مارخور پروټیکشن پراجیکټ نشته خو هلته هم نیشنل پارک دے په چترال کښې او مارخور، لږ غونډې د دې ذکرکوم چې مارخوریوداسے ځناور دے چې دا ډیر نایاب دے، مخکښې به او سائنفز یو بین الاقوامی اداره ده چې د دې پرمټ صرف او صرف هغه ورکوی د ښکار کولو۔ اوس چې یو مارخور شکار کیږی نو د هغې نه تیس هزار ډالر دلته مونږته ملاویږی دا تیس هزار ډالر چې ملاؤ شی، په دیکښې 80% حصه د کمیونټی وی او دا20% گورنمنټ ته ځی۔ نو زهٔ وایم چې یره دغه پاکستان کښې، اوس دوئ

وائ چې صرف 12 به مونږه اجازت ورکوؤ چې څلور پکښې دلته زمونږ په صوبه سرحد کښې دغه کيږی، نو د دې مارخور د Protection د پاره انتظامات اوشی، د دې نه مونږ ته ډيره زرمبادله راتلې شی، خلقو او مقامی کميونټی ته به هم پيسے ملاويږی او ګورنمنټ ته به ترے هم راځی۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: هسې يو عرض دے که تاسو مهربانی اوکړئ او ذاکرالله خان که Portfolio ورله د فارسټ نه ورکوئ نو کم ازکم ايډوائزئے دځان سره اوساتئ۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپيکر صاحب! دا دے اسمبلی د ممبرانو Efficiency ده چې ډاکټر صاحب ته او د هغه ملګروته د ډيره اسماعيل خان د چکور هم علم شته او معلومات شته او غم شته او د چترال د مارخور ورسره هم غم شته دے او دا مارخور يو ډيرقيمتی ځناور دے۔حقيقت دا دے چې ماته خپله د دې باره کښې کله معلومات اوشو نو زۀ ډير حيران شوم چې د دې لائسنس صرف حکومت د دې څلور لائسينسونه جاری کوی په کال کښې او د يولائسنس قيمت چې دے ، هغه 18 لاکھ روپئی دے ، 18 لاکھ روپئی۔

جناب عبدالاکبر خان: که اولی ؟

سینیئر وزیر خزانہ: جی؟

جناب عبدالاکبر خان: که اولی او که نه اولی-----

سینیئر وزیر خزانہ: 18 لاکھ روپئی به ورکوی۔

جناب بشیر احمد بلور: 18لاکھ روپئی ؟

سینیئر وزیر خزانہ: او تيروورځو کښې اسلام آباد کښې يو سړے ماته ملاؤ شو نو هغه اووئيل چې ما دوه لائسنونه اغستی دی او ماته په 34 لاکھ روپئی باندې ملاؤ شويدی بهرحال په دنيا کښې قسما قسم خلق شته دے۔ خو بهر حال ډاکټر صاحب چې کومے خبرے ته اشاره کړے ده چې د دې نسل کښې اضافه پکار ده نوځنے قيمتی څيزونه چې د هغې قيمت زيات دے ، خدائے پاک په يو خاص اندازه پيدا کړی دی۔ دا ګټے ارزانے دی نو خدائے د غرونو په سرونو کښې پيدا

کړی دی او سره ګران دی نو خدائے پاک د دې زمکے په ویخ کښې پټ ایښودی دی۔ دغه شان دا مارخور یو قیمتی ځناور دے نو خدائے پاک فطرتاً او قدرتاً د هغې نسل محدود ساتلے دے بهرحال زمونږ کوشش دا دے چې دا نسل باقی پاتے شی او د دې وجے نه په 18 لاکھ روپئی باندې یو لائسنس ورکوؤ، هغه هم د ځلورونه زیات نه ورکوؤ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی، بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! څنګه چې زمونږ وزیر صاحب اووئیل چې ډاکټر صاحب ته ډیر فکر دے او د ټولے صوبے مارخور او دومره Important نو پکار دا دی چې هغوې بیا اووائ چې دومره قابل سړے دے نو قابل سړی له خوپکاردی چې د ماحولیاتو وزارت ورله ورکړی چې هغه صحیح طریقے سره دا کار اوکړی۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: نه جی، دا وزارت هسې هم زما دے، دا زما فرض دی چې زهٔ د دوئ په نوټس کښې راولم جی۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کوسچین نمبر 300، ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب۔

* 300 ۔ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2000/2001 میں جنگلات کی کمرشل کٹائی پر سے پابندی اٹھالی گئی تھی اور محکمہ کو اس سلسلے میں اقدامات اٹھانے کے لئے ہدایات جاری کئے گئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلے میں مختلف فارسٹ ڈویژنوں میں طریقہ کار کے مطابق مارکینگ کی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ واضع ہدایات کے باوجود مالاکنڈ اور ایبٹ آباد سرکل کے اکثر ڈویژنوں میں مارکینگ نہیں کی گئی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مالاکنڈ اور ایبٹ آباد سرکل کے کون کونسے ڈویژنوں میں مارکینگ کی گئی ہے نیز جن ڈویژنوں میں مارکنگ نہیں کی گئی ہے، انکی وجوہات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ خزانہ وماحولیات): (الف) یہ درست ہے، تاہم پابندی میں نرمی اس بات کے ساتھ مشروط تھی کہ متعلقہ جنگل کا صحیح اور منظور شدہ ورکنگ پلان موجود ہو اور متعلقہ لوگ جنگلات کے انتظام کے لئے اصلاحی نظام سے اتفاق کرنے پر تیار ہوں۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے، اکثر ڈویژنوں میں مارکینگ کی گئی ہے۔

(د) مالاکنڈ اور ایبٹ آباد سرکل کے درج ذیل ڈویژنوں میں مارکینگ کی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام ڈویژن	مارکینگ (مکسر فٹ)
1	سرن	17, 89,600
2	ہزارہ ٹرائیبل	20, 64,424
3	کوہستان	7, 49,068
4	کاغان	14, 49,990
5	الپوری	3, 26,108
6	کالام	15, 30,179
7	سوات	1, 74,672
8	اپر دیر	6, 95,103
9	لوئر دیر	3, 42,472

چونکہ چترال کا ورکنگ پلان تیار نہیں تھا، لہذا وہاں پر مارکنگ نہیں کی گئی۔ اسی طرح ہری پور اور گلیات کے جنگلات جو کہ زیادہ تر حکومت کی ملکیت ہیں، موقع کی مناسبت سے مارکنگ کے لئے موزوں نہیں پائے گئے لہذا وہاں مارکنگ نہیں کی گئی۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: سوال نمبر300 جی، د دې کبنې دوئ زما سره منلے ده چې 2001 کبنې د دې کمرشل کټائی باندې دا پابندئ کبنې لږه نرمی راغلے وه، نو یو کروړ فټ مارکنگ دوی کړے دے۔ زهٔ لږ که تاسو ته دا او وائم چې که دے کبنې پچاس پرسنټ برآمدگی اوشی، نو پچاس لاکھ فټ به دا راغلے وے۔ په پانچ سو روپئی چې یو فټ لرگے خرڅ شی نو کم ازکم ډهائی ارب روپئی به دے صوبے ته راغلے وے۔ لس کاله خو مونږه د دې نه محرومه پاتے شو۔ زهٔ وزیر صاحب نه دا تپوس کوم چې د دې کمرشل کټائی باندې دا پابندی ختمولو څه اراده لری او که نه لری؟

جناب سپیکر: جناب۔

سینئیر وزیر خزانہ: جناب سپیکرصاحب! دا چې دوئ کومے خبرے طرفته پوښتنه کړې ده، نودا په 2000ء کبنې پابندی اوچته شوې وه او د هغې نه پس بیا دا پابندی لگیدلے ده۔ خو اصل کبنې دا پابندی د 1992ء نه راروانه ده او په هغه وخت کبنې د ځنگلونه بالکل په یو ځائے باندې خلقو کټائ هم شروع کړه، سیلابونه هم راغلل اوماحولیاتو ته او ځنگلاتو ته ډیرزیات نقصان اوشو، د دې وجه دا پابندی لگیدلے وه۔ځمونږه دلته په صوبائی اسمبلی کبنې هم دځنگلاتو سره تعلق لرونکی او مالکان هم موجود دی، دهغوې سره مونږمشوره اوکړه نو مونږ د صوبائی حکومت د طرف نه د مرکزی حکومت سره د دې باندې مذاکرات اوکړل خبرے اترے مو اوکړے او زهٔ پخپله باندې لاړم او وفاقی وزیر سره مے خبره اوکړه او اوس مونږ پالیسی جوړه کړه د هغې په نتیجه کبنې چې په ځنگل کبنې چې څومره لرگے پروت دے یا په گودامونو کبنې کوم لرگے پروت دے اوقانونی طور هغه، نو د هغې د ایستلو او د هغې د خرڅولواو د هغې د ټرانسپورټیشن نه مونږه پابندی اوچته کړې ده۔ د ځنگلاتو مالکانو سره مو د دې باندې خبرے اترے کړیدی۔ او امید دا دے چې د دې باندې به د صوبه سرحد حکومت ته او مالکانو ته او د صوبے عوامو ته یو ډیره لویه فائده او آمدنی اوشی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر303،ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب۔

* 303 _ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر جنگلات و ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر فارسٹ ڈویژن میں ڈی ڈی ڈی۔پی/ایس ڈی پی کے تحت مختلف نرسریوں میں لاکھوں پودہ جات اگا کر علاقہ کے عوام میں شجر کاری کے لئے مفت تقسیم کئے جاتے تھے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ دیر فارسٹ ڈویژن میں دیر ایریا سپورٹ پراجیکٹ کے فنڈز سے شجر کاری کے لئے پرائیویٹ نرسریوں سے پودہ جات حاصل کئے جا چکے ہیں؛

(ج) 1۔اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2000,2001,2002 کے دوران نرسریوں میں کل کتنے پودے اگائے گئے ہیں اور اس سے کل کتنی شجر کاری کی گئی ہے نیز اخراجات اور جن لوگوں کو ادائیگی کی گئی ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؛

2۔پرائیویٹ نرسریوں سے جتنے تعداد میں بعوض لاگت کے پودہ جات خریدے گئے ہیں ہر سال کی الگ الگ تفصیل اخراجات کا گوشوارہ فراہم کیا جائے؟

(سینیئر وزیر خزانہ ماحولیات): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ دیر فارسٹ ڈویژن میں ڈی۔ ڈی۔ ڈی۔پی/ایس۔ڈی۔پی کے تحت برائے شجر کاری (فیملی پلانٹیشن) علاقے کے عوام کو مفت پودہ جات مہیا کئے گئے ہیں۔

(ب) ہاں یہ درست ہے۔ کہ دیر فارسٹ ڈویژن میں دیر ایریا سپورٹ پروجیکٹ کے فنڈز سے شجر کاری کے لئے پرائیویٹ نرسریوں سے پودہ جات متعلقہ دیہی ترقیاتی تنظیم نے خود خریدے ہیں۔

(ج) جز (الف) اور (ب) میں جن پروجیکٹس کا ذکر کیا گیا ہے، دو علیٰحدہ علیٰحدہ پروجیکٹ ہیں۔ لہذا دونوں کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل ذیل ہے۔

1۔ڈی ڈی ڈی پی/ایس ڈی پی پراجیکٹ کے تحت پرائیویٹ نرسریوں میں درج ذیل پودے اگا کر شجر کاری کی گئی۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	مقام	رقبہ شجر کاری	تعداد پودہ جات	کل اخراجات
2000	_	_	_	_
2001	لقمان بانڈہ	50ایکڑ	22, 500	60, 568

60, 570	22, 50	50ایکڑ	کوٹیگرام	=
_	24, 850	33ایکڑ	آسنبڑ	=
_	30, 150	67ایکڑ	سلطان، پائند خیل	=
65,000	22, 500	50ایکڑ	سیاہ ورغڑ	2002
32, 500	12, 600	28ایکڑ	لڑمہ	=
357, 500	123750	275ایکڑ	خان	=
130,000	45, 000	100ایکڑ	لقمان بانڈہ	=
130,000	45, 000	100ایکڑ	کمرتال	=
130,000	45, 000	100ایکڑ	اخگرام	=
130,000	45, 000	100ایکڑ	نام چڑ	=
65, 000	22, 500	50ایکڑ	ناسافہ	=
65, 000	22, 500	50ایکڑ	سرائی	=
65, 000	22, 500	50ایکڑ	کس انڈہ	=
65, 000	22, 500	50ایکڑ	پاٹاؤ	=
_	99,000	220ایکڑ	بنڑ۔ خنپور	=
_	76, 500	170ایکڑ	غشیرئی	=
_	750	15ایکڑ	روغانو	=
_	56, 250	125ایکڑ	کارو	=
_	45, 000	100ایکڑ	نہاگ	=
_	90, 000	200ایکڑ	طورمنگ	=
_	15, 7500	350ایکڑ	سلطان خیل پائین	=
	10.49850پودے	2333ایکڑ	کل	=

2۔پرائیویٹ نرسریوں سے ایس ڈی پی کے تحت شجر کاری کے لئے درج ذیل پودے خریدے گئے جن کے اخراجات کی تفصیل ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مالک پرائیویٹ نرسری	تعداد پودہ جات	رقم
1	شمندر خان سلطان خیل	14, 7750	30, 2375
2	شاہ نواز طورمنگ	16, 0000	33, 9500
3	سمیع الحق سلطان خیل	11, 4000	23, 3000
4	سید بادشاہ اسنبڑ	70, 500	14, 2250
	کل	49.2250	10.17125

(ج) 2۔پرائیویٹ نرسریوں سے دیر ایریا سپورٹ پروجیکٹ کے تحت شجر کاری کے لئے سال 2000, 2001, 2002 تفصیل ذیل کے پودے خریدے گئے۔

سال	تعداد پودہ جات	لاگت پودہ جات
2000	13, 5720	27, 1440
2001	26, 7090	53, 4100
2002	26, 70, 90	53, 4180
کل	46, 6320	932640

دیر ایریا سپورٹ پروجیکٹ کے تحت شجر کاری کے لئے پرائیویٹ نرسریوں سے خریدے گئے درج بالا پودہ جات کی قیمت متعلقہ دیہی ترقیاتی تنظیم کو ادا کی گئی ہے۔کیونکہ شراکتی نظام کے تحت جملہ کام تنظیم خود کرتی ہے۔ محکمہ جنگلات صرف تکنیکی تعاون فراہم کرتا ہے۔دیر ایریا سپورٹ پروجیکٹ کے تحت کی گئی شجر کاری کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	مقام	رقبہ شجر کاری	تعداد پودہ جات	کل اخراجات روپیہ
2000	قلعہ گئی	50ایکڑ	21, 750	104,800
=	آہ بنی	50ایکڑ	21, 750	91, 750

=	قلعه گئ	25ایکڑ	10, 875	52, 400
=	شار بنی	100ایکڑ	37, 845	159, 645
=	شار بالا	100ایکڑ	43, 500	18, 7506
2001		20ایکڑ	8700	30, 000
=	خزانه	26ایکڑ	11, 310	49, 244
=	شار بنی	50ایکڑ	21, 750	88,000
=	شار بنی	50ایکڑ	21, 750	88,000
2002	ادی باندۃ	100ایکڑ	43, 500	306, 500
=	سندرول	50ایکڑ	21, 750	150, 250
=	انکار	75ایکڑ	32, 625	236, 662
=	شاہی باغ	55ایکڑ	23, 925	151, 275
=	رباط	88ایکڑ	38, 280	266, 200
=	تنگی درہ	97ایکڑ	421, 95	293,425
=	غوڑہ انڈہ	109ایکڑ	474, 115	326,700
=	آبا کنڈ	40ایکڑ	17,400	121, 000
	کل	10,72	46,6320	27, 03357

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب! دا خو ډیر زیات اهم سوال دے۔ ډیر انتهائی اهم سوال دے۔

جناب سپیکر: ځکه خو په ایجنډا باندې ګوره سیکرټریټ راوستے دے۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: زهٔ د منسټر صاحب په نوټس کښې دا خبره راوستل غواړم چې هلته مونږ ته کله Plantation کیږی نو د دوه ادارو نه مونږ ته بوټی ملاویږی، یو ایس ډی پی ده او یو ډی اے ایس پی ده، ایریا سپورټ پراجیکټ دے۔د ایس ډی پی نه چې کوم بوټی ملاؤشی جی هغه په خلقو کښې مفت تقسیم کړی۔ اوس دوئ

د سوال په جواب کښې دا وائی چې دا بوټی مونږه د وی ډی سیز په ذریعه باندې اغستی دی خو زهٔ د دې سره قطعاً متفق نه یم، ملګرتیا نه کوم۔ دا بوټی وی ډی سی نه بلکه د یو محکمې افسر اغستی دی او یو روپئی باندې بوټې د پرائیویټ نرسرونه اغستې دے او دوه روپې چارج شوی دی۔ بیا چې کوم بوټی مفت ملاؤ شوې دی نو په هغه مفتو کښې هم لکه بیا هغه د ډی اے ایس پی نه په بل پراجیکټ کښې بیا د هغې پیسے په هغې کښې دغه شوې دی۔ نو د دې کښې دا کومه، محمدیعقوب خان خو الله پاک د اوبخښی، هغه هم پکښې یوه چهټئی کړې وه او ګورنر انسپکشن ټیم تحقیقاتو د پاره هغه غوښتے وو خو هغه په مینځ کښې وفات شو او تر اوسه پورے هغه خبره Pending پرته ده۔ دا د تحقیقاتو د دې کښې ضرورت دے۔ نو زما یقین دے چې منسټر صاحب به د دې خبرے صفا کولو د پاره خواه مخواه دے کښې څه طریقه کار به ورله راوباسی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق صاحب (سینیئر وزیر خزانه): جناب سپیکر صاحب! تحقیقات خو به بالکل کوؤ، د تحقیقاتو سره مو اتفاق دے خو په یوه روپئی بوټے ،حقیقت دا دے چې په یوه روپئی باندې یو وار نسوار هم نه کیږی نو یو بوټے چې سړی نال کړے وی، اوبه ئے ورته ارتولے وی، زمکه ئے ورته هواره کړے وی هغه به په یوه روپئی باندې اوس نن صبا څه اوشی۔ د دې وجه نه څمونږد معلوماتو څمونږ د ډیپارټمنټ د وینا مطابق، دوئ د دې نرسرونه دا بوټے، یو بوټے په دوه روپو باندې اغستې دے او که د دهٔ مطالبه وی او د دهٔ تقاضا وی نو ان شاء الله مونږ به تحقیقات جاری اوساتو، اوبه کړو تحقیقات۔

جناب سپیکر: او دا پکښې هم پیش نظر ساتل غواړی چې د دې دس، ساړھے دس لاکھ کښې یعنی مطلب دا دے ،ژوندی څو دی،پاتے شوی دی، Survival څومره کړے دے ؟

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: دومره اهم سوال جی، د هغې سره خو دورمره نرے جواب دے چې بغیر چشمو ښکاری نه مونږ ته جی۔ یا خو د عینکو نه راکړی یا دوئ څه چکر پکښې کړے دے، مونږ خو نه پوهیږو۔

جناب سپیکر: (قہقہ) سمجھنے والے سمجھ جاتے ہیں۔ سوال نمبر 362 محترمہ سیمین محمود جان صاحبہ۔

* 362 ۔ محترمہ سیمین محمود جان: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس ختم کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت عوام کو درپیش مشکلات کے پیش نظر سرحد ٹرانسپورٹ سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ درست ہے کہ سابقہ دور میں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس ختم کی گئی تھی۔

(ب) گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس کے دوبارہ شروع کرنے کے لئے مندرجہ نکات قابل غور ہونگے۔

(1)۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس کی بحالی کے لئے بسیں اور دیگر لوازمات درکار ہونگے جسکے لئے معقول سرمایہ کی ضرورت ہوگی۔ اسکے علاوہ زائد از آمدن اخراجات کے لئے حکومت کو زراعانت فراہم کرنا ہوگی۔

2۔ جن اسباب، وجوہات اور حالات کی بدولت محکمہ کی بندش ہوئی تھی، انکے تدارک کے لئے اقدامات اور مناسب قانون سازی کرنی ہوگی۔

3۔ حکومت کی نجکاری کی پالیسی مد نظر رکھنی ہوگی۔

4۔ اگر حکومت گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس کی بحالی کا اصولی فیصلہ کرلے تو اس پر عملدرآمد سے پہلے متعلقہ ماہرین سے قابل عمل ہونے کے لئے مطالعاتی جائزہ کرانا ہوگا۔

محترمہ سیمین محمود جان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میرا سوال بھی جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب کی طرح بہت ہی اہمیت کا حامل ہے اور وہ اس لئے کہ جو ہمارے صوبہ سرحد کے عوام کا سب سے بڑا مسئلہ ہے، وہ یہ ہے کہ یہاں پر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس نہیں ہے۔ ابھی میری یہ تجاویز ہیں، جواب میں لکھا ہے کہ اس کا جائزہ لیا جائے گا، تو میں یہ کہتی ہوں کہ جب تک جائزہ لیا جائے، جو Already existing

پرائیویٹ پبلک ٹرانسپورٹ کے ادارے ہیں، ان کے ساتھ اگر گورنمنٹ فارن ایکٹ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کرلیں تو اس سے ہمارے عوام کا جو Traveling کا مسئلہ ہے، وہ حل ہوجائے گا اور Specially جو میرا پچھلا سوال تھا کہ کرایوں کا جو مسئلہ ہے، وہ بھی اس سے حل ہوجائے گا۔ کیونکہ سارے کرائے بھی Standardize ہوجائیں گے اور گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس سے تو میری اپنی یادیں وابستہ ہیں کہ جب میں خیبر میڈیکل کالج میں پڑھتی تھی تو میں خود ہی مال روڈ سے خیبر میڈیکل کالج، گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس میں جاتی تھی اور میرے یہ تجویز ہے کہ اس کا نام اس دفعہ سرحد ٹرانسپورٹ سروسز رکھا جائے شکریہ۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر ماحولیات): جناب سپیکر صاحب! ما ته چاچټ را لیږلے دے چې د خبرو په آغاز کښې د بسم الله او نه کړه نوزۀ به بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ هم او وائیمه او حیقیقت دا دے چې ما به زړه کښې وئیلے وو نو د دې وجه مے کهلم کهلا هغه او نه وے۔

جناب سپیکر: تلاوت شوې دے او سپیکر چې ناست دے نو بسم الله ئے وئیلے ده زما په خیال په دغه باندې، دا خو د ټول هاؤس د پاره دے۔

سینیئر وزیر خزانہ: او ستاسو بسم الله زمونږ د ټولو بسم الله ده جی بهرحال چا توجه را کړیده۔ زۀ ئے شکریه ادا کومه۔ دا محترمه سیمیں محمود خان صاحبه چې کوم سوال کړیدے د ټرانسپورټ د حوالے سره، دا د صوبه سرحد دا ټرانسپورټ یقیناً چې ډیر اهم ټرانسپورټ وو او دے سره د صوبه سرحد د عوامو د پاره ډیر سهولت وو۔خود بدقسمتئ نه په 1970 کښې چې دا ټرانسپورټ شروع شوے دے ،دا د جی ټی ایس سروس، نو هم د هغې ورځے نه دا په خساره کښې دے۔او د1995 پورے محترم سپیکر صاحب تقریباً697 ملین روپئی دا په خساره کښې وواو دا ولے ورځے نه بیاپه 1995 کښې د صوبه سرحد حکومت دے ته یو ډیر لوئے ګرانټ ورکړو۔ د هغې باوجود د دې خساره کمه خو شوه خو یو څوکاله چې تیر شو نو بیا هغه شے په خساره کښې روان شو۔ مونږه د دې نوے ایم ایم اے حکومت چې قائم شو نو زما پخپله دا ډیر زیات خواهش وو چې په څه طریقه

باندې دا د جي ټي ايس دا سروس مونږ دوباره بحال کړو ځکه چې دا د صوبې د عوامو د پاره ډير د سهولت ذريعه وه۔خو چې کله مې د دې هغه ټول تاريخ راوليټول او دا ټول معلومات مې را جمع کړل، نو مونږ د دې خبره باندې پوهه شو چې حکومت يواځې د دې جوګه نه دې چې دا سرکارى د انتظام تحت دا سروس بحال کړى۔ د د وجې نه مونږه کراچئى ته او لاهور ته څه پارټيانې ليږلى دى،هلته کښې څه پرائيويټ او د سرکار په شريکه باندې يو سروس روان دې ، نو مونږ وئيل چې د هغې جائزه هم واخلو او دغه شان د عربو د يو ملک سره او خپله د چين سره مو د دې خبره باندې د يو خبرو اترو اراده کړې ده او مونږ وايو چې د بهر د يو پرائيويټ کمپنئى په شراکت سره که ممکن شى نو چې مونږ په صوبه سرحد کښې يو ټرانسپورټ بحال کړو۔ صاحب! هغه د جي ټي ايس چې کوم ګاډى وو نو ابتدا کښې خو هغه ډير زيات ښه وو ، ښه مزيدار به راغلل خو بيا مارکيټ ته چې نوى نوى ګاډى راغلل،ائرکنډيشنډ ګاډى راغلل، د هغوې هغه کوالټى دومره خرابه پاتې شوه چې هغه د مقابلې نه شو۔د دې وجې نه څنګه چې په ټوله دنيا کښې يو رواج دې چې سرکارى څيزونه نه چليږى او چې هغه شې ښه چليږى چې په هغې کښې د پرائيويټ لاس شامل شى او دا سرکارى شې دې ،وائ چې د سرکار مال دې خو زۀ يې نو بس خلقوخوړه او د هغې په نتيجه کښې هغه سرکارى جي ټي ايس سر اوخوړو۔ نو مونږ دا ډاکټرصاحبه چې د سټوډنټ شپ کومه زمانه کښې په کوم جي ټي ايس کښې تلې ده د هغې سره زمونږه ډيره زياته همدردى ده او که چرته هغه جي ټي ايس ملاؤ شو نو مونږ به ئې په يو ښائسته عجائب ګهر کښې کيږدو چې دا هغه جي ټي ايس دې چې ډاکټر صاحبه پکښې ګرځيدلې راګرځيدلې ده۔

مولانا امان اللہ: سپيکر صاحب! د دې کښې زما ضمنى سوال دې۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: جناب سپيکر صاحب! دې کښې مې يو کوئسچن دې۔

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب۔

مولانا امان اللہ: جناب سراج الحق صاحب دا اووائيل چې يره څنګه دا يوه مسلمه خبره ده چې سرکارى شې صحيح نه چليږى، نو دا خود پرائيويټائزيشن طرفته

دوئ مونږ نور هم روانول غواړی۔ او سراج الحق صاحب له زۀ وائم، دا وئیل پکار وو چې په معاشره کښې ایمانداری او دیانتداری پکار ده نو سرکاری شے په ولے کامیاب نه چلیږی که داسے وی نو د دې مطلب دا دے چې مونږ د هر شے بیا پرائیویټ کړو۔ چې دا څه سرکاری دی، دا د هم بیا پرائیویټ شی۔ نو د دې خو دا علاج خو نه دے چې دا دوی کومه خبره اوکړه جی۔د دې د مونږ ته یو تسلی بخش جواب راکړی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! ځما پکښې یو ضمنی سوال دے جی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی خالد وقار ایڈوکیٹ۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: مهربانی سپیکر صاحب! د گورنمنټ سروس زمونږه علاقے ته ډیره لویه فائده وه او خاص کر زنانه ته جی چې دے گورنمنټ ټرانسپورټ بسونو کښې به زنانه د پاره یو خپل حد مقرر وو جی او زنانه په هغې کښې په عزت سره کښیناستے، خاص کر لوکلی چې کوم بسونه چلیدل نو دے سره زمونږ محترم منسټرصاحب اووئیلے چې حکومت ته خساره وه خوحکومت بعضے قدمونه داسے اوچتوی چې هغه ته خساره وی خو عوامو ته ئے فائده وی۔نو دے بسونو سره ،دے گورنمنټ ټرانسپورټ سره عوامو ته ډیره لویه فائده وه نو آیا د حکومت چې دا نورے کومے منصوبے دی چې هغې کښې حکومت ډیرے خپلے پیسے ضائع کوی او د عوامو فائدے د پاره، نو بیا خو جی دا ټولے منصوبے د ختمے کړی جی، بس په قلار د کښنی۔ هر سړے به خپل بندوبست کوی۔

جناب سپیکر: مولانا محمد مجاهد الحسینی صاحب، پیر محمد خان صاحب، کښینه هغه چې پاسی، ته ورسره پاسے ،دا څه چل دے ؟ بالکل، نو زۀ ، او۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: شکریه۔ جی دے کښې هیڅ شک نشته۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: چې په گورنمنټ ټرانسپورټ کښې عوامو ته بے انتها فائده وه۔ اوس خساره چې اوشوه، حکومت له پکار دی چې د هغې خسارے اسباب اوپيژنی او د هغې تدارک اوکړی نه چې هغه شے ختم کړی۔ زۀ بے انتها د دې تائيد کومه۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپيکر صاحب! زما پکښې يو ضمنی دے هغه۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: گوره، ما تاسو ته يو ځل اووئے، چې د هغه سره۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: نه ما خو، تاسو د هغه په اعزاز کښې وئيل نو د هغه اعزاز کښې خو زۀ کښيناستم۔ يو ضمنی تپوس قدر ته کوم۔

جناب سپیکر: جی

جناب پیر محمد خان: چې دے جی ټی ايس سره د عملے څه دو، تين هزار کسان ختم شوےوو خوزما خيال دے چې په دفتروکښې څه ساټھ، ستر کسان اوس هم شته چې جی ټی ايس ختم شو نو د دې کسانو ډيوټی اوس څه ده؟ او شته که نشته؟ اوکه وی نو بيا ډيوټی ئيے څه ده د دې موجوده وخت کښې؟

جناب سپیکر: خه جی۔

مولانا امان اللہ: د جی ټی ايس ورکر هم داسے خلق دی چې کوم اعلیٰ افسران دی، هغوې اوس هم شته اوهغه چې کوم غريبانان بے چاره وو، هغوې ئے ختم کړل۔ نو د دې تحقيقات پکار دی چې هغه خلق څنگه بحال دی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپيکرصاحب! دے سره يو کوئسچن دے چې اوس هم د جی ټی ايس زمکه چې ده نو هغه دومره قيمتی په صدر کښې موجوده ده نو د هغې د پاره به هم څه چل کوئ چې دا ختمه شوې ده اوکه نه؟

جناب سپیکر: زرگل خان! کښينه کنه۔

جناب زرگل خان: سرا! د جی ټی ایس په حواله یو دغه به مویاد شو، دا اوله جی ټی ایس سټینډ د پاسه یو تصویر پاتے شویدے پیر محمدخان نه نو چې آیا هغه تصویر ډیر ښائسته دے یا۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر خزانه: محترم سپیکرصاحب! مولانا امان الله حقانی صاحب چې کومه خبره اوکړه چې د دوئ د خبرونه دا پته لګی چې دوئ خو هر څه سرکاری کول غواړی یعنی-----

جناب سپیکر: پرائیویټ جی۔

سینیئر وزیر خزانه: پرائیویټ کول غواړي۔اصولی طور د دوئ دا خبره ټهیک ده خو امر واقعه دا دے چې دا د جی ټی ایس محکمے د جی ټی ایس ورکر یقیناً متاثره شوې دی۔خو زما سره چې کوم فیګرز موجود دی نو حکومت په 1995 کښې دے ادارے ته 435 ملین روپئی د اعانت پیسے ورکړے، د هغې په بنیاد باندې د دې دا خساره بیا هم 662 روپئی ته راورسیدله او بیا دحکومت دا یقین وو چې اوس به دا جی ټی ایس په خپل ځان باندې پوره شی۔ خو د 1995 نه پس بیادا، او د هغې نه پس بیا د شیر پاؤ خان صاحب په حکومت کښې د جی ټی ایس دا اداراه تقریباً ختمه شوه۔ او د هغې خلق بے روزګاره کړے شو۔ مونږ خپله په هغه کسانو کښې وو چې د جی ټی ایس د بحالئی د پاره مو ډیرے مطالبے، جرګے اومرکے کړے وے خو بهرحال یو قصه پارینه ترے جوړه شوې ده۔اوس د دې وخت کښې چې کوم نګهت اورکزئی صاحبه اشاره اوکړه چې د دې زمکے ته ئے اشاره اوکړه چې په صدر کښې د دې پراپرټی ده نو زمونږه په صدر کښې هم ده په هشتنګرئ کښې هم ده ،په ایبټ آباد کښې هم ده او دغه شان په مینګوره کښې هم ده، نو حکومت د هغې ټولے واکمن دے او دا چې کومه عمله پاتے ده نو دا هغه عمله ده چې د دغه پراپرټی د خلقو سره پرے کیسونه هم روان دی او د هغې حفاظت هم کوی او د هغې هغه معاملات اوس هم لا ټول سر ته نه دی رسیدلی۔ بهرحال ماد دې خبرے وضاحت اوکړو چې په صوبه سرحد کښې د یو ښه

ٹرانسپورٹ سروس د بحال کولو بیا هم مونږه ضرورت محسوسوو او د هغې د پاره زمونږه ابتدائي ورک روان دے۔

جناب سپیکر: نیکسٹ کوئسچن نمبر439، جناب امیر زادہ خان صاحب۔

* 439 _ جناب امیر زادہ: کیاوزیر جنگلات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کو ہر سال جنگلات کی ترقی کے لئے باقاعدہ فنڈز مہیا کیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات آمدنی کی مد میں سرکاری خزانے کو خطیر رقم بھی فراہم کرتا ہے؛

(ج) اگر (الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جولائی 1995 سے لیکر جون2000 تک ہر فارسٹ ڈویژن کی علیحدہ آمدنی اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ ماحولیات): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ سرحد جنگلات کی ترقی کے لئے سالانہ بجٹ میں فنڈز فراہم کرتی ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات سرکاری خزانے کو فارسٹ ڈیوٹی وغیرہ کی مد میں خطیر رقم بطور ریونیو فراہم کرتا ہے۔

(ج) ڈویژن وار تفصیل آمدنی واخراجات از جولائی 1995 تا جون2000 اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب امیر زادہ: که زما د دې سوال مقصد دا وو چې مونږ ته دا پته اولګی چې محکمه جنګلات د جنګلاتو Conservation او د هغې Development کښې څومره دلچسپی ساتی؟ د جواب نه ظاهره ده چې په کوهاټ کښې Income د ے تینتیس لاکھ اوخرچې د دې ایک کروړ اتهائیس لاکھ، بل طرف ته کوهستان کښې چھ کروړ، انهتر لاکھ Income دے او په هغې کښې ترسته لاکھ، ساته هزار روپئی خرچې ده، نو مونږه دا غواړو چې کوم ځائے کښې ځنګلات دی، د کوم ځائے نه چې ځنګلاتو نه آمدن راځی، پکار ده چې د هغې د ترقئ او د هغې د حفاظت د پاره Investment د هلته هم اوشی۔ د صوبے کوم نوے اضلاع دی، په هغې کښې د هم کار اوکړی خو دا Rationalize کول پکار دی چې د کوم

ځائے نه Income راځي، کوم ځائے کښې ځنګلات دی او Resource deplete کيږي، پکار ده چې هلته کښې زياته توجه ورکړی۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب۔

سید مظہر علی قاسم: ضمنی سوال ہے جی۔

جناب سپیکر: جی شاہ صاحب۔

سید مظہر علی قاسم: اس میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جن پرائیویٹ اونرز سے ڈیوٹی وغیرہ میں یہ پیسے لیتے ہیں تو آیا ان پرائیویٹ جنگلات کے اندر یہ Plantation وغیرہ کے لئے رقم رکھتے ہیں اور وہاں پر کرتے ہیں کہ نہیں؟

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب!

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! د دې کښې زما هم يو ضمنی کوئسچن دے۔ او هغه دا چې د دې کښې دوئ دا نه ده Mention کړے۔چې دا کوم فارسټ ايکټ 2002 چې Introduce شوے دے، نو دا په حيقيقت کښې يو ظالمانه ايکټ دے۔ او د ځنګلاتو او عوامو په حق کښې هم نه دے، نو زۀ د سينيئر منسټر صاحب توجه چې يره دوئ خو دلچسپی اخستے ده خو آيا د دغې د خاتمے د پاره د دوئ څه پروګرام شته او که نه؟

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب!

سینیئر وزیر: جناب سپيکر صاحب! دا امير زاده صاحب چې کوم سوال اوکړو نو د دې چې ماسحر حساب کتاب اوکړو نو دا څه په دولس پاڼړو باندې مشتمل جواب مونږه ورکړے دے۔ اوتقريباً درے زره فوټو سټيټ مونږه د دې کړی دی۔ او دا ومو د اسمبلئی دے ملګروته مهيا کړی دی۔ بهرحال دا سوال د ځنګلاتو په باره کښې دے او دا ډيره ښه خبره ده او چې د ټولو نه ښه آمدنی چرته کښې شوې ده نو هغه د کالام په باره کښې ده۔ او دوئ چې اصولی کومه خبره اوکړه چې پيسه هلته کښې خرچ کول پکار دی چرته چې ډيرے آمدنی توقع وی، زۀ د دې سره بالکل اتفاق کومه او چې راروان وخت کښې به هم ان شاءالله مونږ د دې

اصولو باندې عمل کوؤ۔ تر څو پورې چې د دې محترم مظهر علي شاه صاحب د سوال تعلق دے ، نو زمونږه اصول دا دی چې چرته کښې په زمکه اونه کټ کیږی نو هلته کښې به د یو بل بوټي د نالولو هم بندوبست کیږی او د نوی فارسټری هم دغه بنيادی اصول دی او په ایکټ کښې مو في الحال د بدلون له څه اراده نشته۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 367، جناب پیر محمد خان صاحب۔

*376 ۔جناب پیر محمد خان: کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ 12اکتوبر1999کوایم پی اے ہاسٹل پر فوج نے قبضہ کیا تھا؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے افراد گرفتار کرکے ان پر ریب اور نیب کے حکم پر مقدمات چلائے گئے اور اکثر سے پیسے وصول کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1۔صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے افراد سے کتنے جرمانے وصول کئے گئے؛

2۔صوبہ سرحد کے خزانے میں کتنی رقم جمع کی گئی؛

3۔اس وصول شدہ جرمانہ میں عدالت،نیب اور ریب کے حکام نے کتنا کمیشن وصول کیا؛

4۔ایم پی اے ہاسٹل کا کتنا کرایہ صوبائی خزانہ کوادا کیا گیا ہے؟

سینیئر وزیر خزانہ: (الف) یہ درست نہیں ہے کہ 12اکتوبر1999کوایم پی اے ہاسٹل پر فوج نے قبضہ کیا تھا۔دراصل حکومت کاارادہ تھا کہ کرپشن اور بدعنوانیوں کے سدباب کے لئے ایک مؤثر ادارہ بنایا جائے۔ اس ادارے کا قائم کرنے کے لئے مناسب جگہ پر مناسب دفتر کی ضرورت تھی۔ایم پی اے ہاسٹل بھی ایک سرکاری عمارت ہے۔اسمبلیوں کے معطل ہونے پر عمارت زیر استعمال نہیں تھی،اس لئے اس میں قومی احتساب بیورو کا صوبائی دفتر کھول دیا گیا تھا۔

(ب) ایسے افراد خواہ ان کا تعلق ملک کے کسی بھی حصہ سے ہو اور جو رشوت اور بدعنوانیوں میں ملوث پائے گئے، صرف انکے قومی احتساب آرڈیننس 1999 کے تحت تحقیقات ہوئیں اور شواہد ملنے پر گرفتار کرکے مقدمات چلائے گئے۔ قانونی دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے کچھ افراد نے قومی خزانہ میں رقم جمع کروائی۔

ج۔1۔ مختلف افراد کو عدالتوں سے 456.261 ملین روپے کے جرمانے اور دوسری سزائیں ہوئیں۔ اکثر نے اعلیٰ عدالتوں میں اپیلیں دائر کی ہیں۔ اس لئے جرمانے کی وصولی کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ کچھ دیگر افراد سے عدالتوں کے اندر اور عدالتوں سے باہر سمجھوتے ہوئے ہیں، انکی کل رقم تاحال 508.936 ملین روپے بنتی ہے۔

2۔ یہ رقم احتساب بیورو، جو وفاقی حکومت کے تحت ہے، کے کام کی وجہ سے واجب الادا ہوئی ہے، اس لئے صوبہ سرحد کے خزانے میں جمع کرانے کے لئے فی الحال کوئی طریقہ کار وضع نہیں ہوا۔

3۔ کوئی کمیشن وصول نہیں کیا۔

4۔ اس بارے میں صوبائی حکومت کے حکام کے ساتھ پہلے کچھ بات چیت ہوئی تھی۔ لیکن ابھی ہاسٹل کے کرائے کا کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 367-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: مطمئن یئے ؟

جناب پیر محمد خان: هسې دا خو د هاسټل باره کښې دے۔ خو خدائے خبرچې د دې جواب به څوک راکوی چې لاء منسټر به ئے راکوی۔ اوپه امتیازی اصول باندې دوئ خوپه اول کښې هم انکار کړے دے چې نه، فوج پرے قبضه نه وه کړے۔ په هغه وخت باندې مونږه سره-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: زما په خیال د دې سوال جواب به زرګل خان درکوی۔

جناب پیر محمد خان: او مرکز سره د هغه دوستی ده۔

جناب سپیکر: او مرکز سره ئے تعلق دے۔

جناب پیر محمد خان: نو زهٔ دا تپوس کومه چې یو ترا وسه پورے دوئ وائ چې مونږه د مرکز سره رابطه کوؤ خو چې کله پورے به دا رابطه اوشی او پیسے زمونږ، ځکه چې صوبه زمونږه غریبه ده، یو طرفته د هاسټل د کرایه پیسے پاتے دی، بل طرفته

صوبه کښې چې د کومو خلقو نه پیسے په جرمانو کښې اغستې دی، په هغې هم ماوائیلی دی چې یره زمونږه صوبے ته ملاؤ شوې دی که نه؟ نو هغه مرکز ته تلی دی۔ زمونږه د تمباکو پیسے چې دی، د ټوبیکو سنټرل ایکسائز ډیوټی چې ده نو هغه مرکز ته ځی۔ زمونږه د بجلئی هغه ځی مرکز ته، نو مونږه د هغوې نه دوباره خیرات غوړو په واپسئی کښې، او که داسې د جرمانے، که دوئ ترې واخلی نو هغه هم مرکز ته ځی نو دا لږ زیاتے غوندې دے۔

جناب سپیکر: دا خبره به څوک کوی؟

جناب پیر محمد خان: نو آیا په دې باره کښې پوره رابطه شوې ده او که نه ده؟ او امید شته چې کله به دا پیسے مونږه ته ملاؤ شی او که ملاؤ به نه شی؟

جناب سپیکر: نه نو دا رابطه به څوک کوی؟

جناب حبیب الرحمن: زما جی د دې باره کښې یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمن خان!

جناب پیر محمد خان: که د دې زرگل خان مو دومره اعتماد وی نو بیا ورله وزارت ورکړئ نو مرکز او زمونږه رابطه به کوی۔

جناب زرگل خان: نن مونږه روان یو او ان شاء الله دا خبره به هلته کښې اوکړو۔

جناب حبیب الرحمن: د نیب په حواله سوال راغلې دے ----

جناب سپیکر: هسې نه چې نور څه Dictation راوړئ۔

جناب حبیب الرحمن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب حبیب الرحمن: د دې نیب په باره کښې چې مونږ ته کوم اعداد وشمار راغلې دی، نو دے فوجی حکومت کښې د صوبه سرحد بیوروکریټ یا ټیکنو کریټس ډیره زیات گرفتار شوې دی۔ حالانکه په پنجاب او په سندھ کښې غټ جاگیردار، سرمایه دار او ډیر مالدار خلق وو خو دا Discriminatory policy

زمونږه سره اختیار شوې ده او د دې صوبه سرحد سره چې کوم انداز باندې نیب والا کوم کار کړے دے یا مونږه په خپلو اعمالو باندې نظرثانی اوکړو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دې وصولئی متعلق خبره اوکړه، کوم چې د دې کښې دے۔

جناب حبیب الرحمن: د ننه دا خبره د دې کښې شوې ده، نو ځکه وایمه۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب!

جناب حبیب الرحمن: نو چې د دې وضاحت اوشی۔

جناب امانت شاه: سپیکر صاحب! د دې کښې زما یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: جی امانت شاہ صاحب!

جناب امانت شاه: دوئ لیکلی دی چې "کچھ دیگر افراد سے عدالتوں کے اندر اور عدالتوں سے باہر سمجھوتے ہوئے ہیں" نو دا د عدالتوں کے اندر خو سمجھوته څه چلو د هغې به یو قانونی شکل وی "عدالتوں سے باہر سمجھوتہ" د دې باندې لږ پوهیږو نه چې دا په کوم شکل باندې وه؟

جناب سپیکر: دا Open Secret دی۔

جناب امانت شاه: دا څه بله طریقه ئے ورله خپله کړې ده؟

جناب عبدالاکبر خان: دا چې لاړ شے نو پخپله به د رته پته اولګی۔

جناب سپیکر: جی جی عبدالاکبرخان صاحب! څه وائ؟ جناب عبدالماجد خان صاحب!

جناب عبدالماجد: سپیکر صاحب! زما د دې کښې یو ضمنی سوال دے۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دے عبدالاکبرخان صاحب سره پکښې ډیر معلومات دی۔ دے د د دې باره کښې هم مونږه ته یو څو خبرے اوکړی۔ دے ولے گھبراؤ دے؟

جناب عبدالماجد: د دې هاسټل نه جیل جوړول او د جیل نه پس دا بیا په هاسټل کښې تبدیلول، د دې خرچې څومره راغلی ده؟ دا زما ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: دا خو Fresh Question دے زما په خپل خیال، او Fresh information دی سوال به او کړئ، جواب به درته بالکل ملاؤ شی۔ او جی۔

جناب عبدالماجد: ډیره ښه ده۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: زما ضمنی کوئسچن دا دے۔

جناب سپیکر: جی بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: دا وزیر صاحب د لږه مهربانی اوکړی چې دا د اوښائ چې دوئ د حلقو نه کومے پیسے واغستې، هغه زیاتے دی او که نه د دې اخراجات زیات دی؟ د اچې کومے پیسے اغستې دی نو دهغې نه ډبل اخراجات دوئ کړی دی۔ اوقوم ته ئے څه فائده نه ده رسیدلے۔ زما دا ریکویسټ دے چې دا دهم مونږه ته اوښودلے شی۔ چې آیا دا پیسے زیاتے دی که اخراجات زیات دی که آمدن زیات دے ؟

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! د دې پاکستان کښې بعض مسائل او واقعات داسے دی چې دهغې په باره کښې وائ چې اس وقت دیکھا جائے گا جب حشر کا دن آئے گا۔ بهرحال زمونږ خو دا کوشش دے۔ چې هره خبره زمونږه د صوبائ اسمبلئ ممبرانو ته بالکل په ډاګه شی او زۀ ئے Appreciate کوم، د دې بنیاد باندې۔ د معزز رکن اسمبلی دا سوال چې هغوی پوښتنه دا کړې ده، بهرحال تراوسه پورے چې د دې نه چې کوم آمدن شوې دے نو هغه 508 ملین روپئ جوړے شوې دی۔ د مرکز څه خبره ده، د مرکز سره خوږے خبرے اترے جاری دی ان شاءالله ،او زمونږه امید دې لکه څنګه چې نور حقوق مونږه ته راکوی، دغه شان به دا حق هم مونږه ته یو ځل واپس کړی۔

جناب سپیکر: جی۔ کوئسچن نمبر 377،جناب شاہ راز خان صاحب ۔

*377_جناب شاہ راز خان: کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2001-2002 اور 2002-2003 کے لئے صوبائی حکومت نے ضلعی حکومت مالاکنڈ کو ترقیاتی وغیر ترقیاتی فنڈز مہیا کئے ہیں؛

(ب) 2001-2002 اور 2002-2003 کے لئے ترقیاتی وغیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل مدوار کی جائے؛

2۔ مذکورہ فنڈز کا سالانہ آڈٹ کیا گیا ہے تو اسکی کاپی فراہم کی جائے، نیز اگر تاحال آڈٹ نہیں کیا گیا ہے، تو حکومت کب تک آڈٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ جزوی طور پر درست ہے۔ صرف مالی سال 2002-2003 کے لئے ضلعی حکومت کو صوبائی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کے تحت فنڈز مہیا کئے ہیں۔

(ب)۔1۔ سال 2002-2003 کے لئے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

2۔ جی نہیں، تاحال حکومت نے ان فنڈز کا آرڈٹ نہیں کرایا۔ مختلف محکموں کا آڈٹ ایک سالانہ پروگرام کے مطابق کیا جاتا ہے۔

جناب شاہ راز خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جوابات خو ما ته پوره ملاؤ شوي دي۔

جناب سپیکر: تفصیلي ملاؤ شوی دی۔

جناب شاہ راز خان: خوپه جواب کښې راسره لږ دغه شوې دے چې ما Union wise تفصیل غوښتے وو چې کوم فنډز ډسټرکټ ګورنمنټ ته، نو په هغې کښې Union wise هغوي تقسیم ځنګه کړے دے؟ نو د هغې جواب پکښې غائب دے او بله خبره پکښې دا ده چې هغه سوال هم غائب دے۔ بله مونږه د آډټ خبره کړے وه چې آډټ شوې دے که نه دے شوې؟ نو دوئ وائ چې مونږه آډټ نه دے کړے او چې ټائم پوره شی نو آډټ به کوؤ نو زما ګزارش دا دے چې زرتر زره د هغې د پاره د کمیټی جوړه شی او د هغې آډټ اوشی ځکه دا د دې صوبے پیسے دی، هلته کښې پیسے هغوی خپلے نه دی Generate کړے۔چې ګنی مونږترے تپوس نه کوؤ۔نو پکار دا ده چې د صوبے نه کوم فنډز لاړ شی او هغوی ئے خرچ کوی نو چې د هغې باقاعده حساب کیږی۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمن صاحب!

جناب حبیب الرحمن: پہ دیکښې زما یو ضمنی سوال دے۔ د دې بله صفحه باندې چې دا ,Estimated Resource Transfer دغه ئے ښودلے دے نو په آخره کښې ئے لیکلی دی، یو وضاحت طلب سوال دے ان شاء اللہ د دې ټولو ملګرو د پاره به د فائدے وی،

"10% of the Additional funds, i.e. Rs. 96.339 million are reserved for Governor's Directives for District Governments."

نو جی زما دا سوال دے چې دا د ګورنر تر حده پورے محدود دې او که د چیف ایګزیکټیو په حیثیت باندې10% دا Reserved پیسے به ډسټرکټ ګورنمنټ ته ملاویږی؟آیا اوس خو چیف ایګزیکټیو چې کوم دے، نو هغه سی ایم دے، نو چې دا اوس Procedure په 2003-2004 د دې بجټ کښې دا 10% reserved Fund چې کوم دےنو دا به زمونږه د C.M through پهDirectives باندې لګی او که نه هغه شان به د ګورنر ټکے د دې رپورټ کښې ورکړے دے، که د ګورنر په Directives باندې به لګی؟ دا وضاحت د اوکړی۔

جناب سپیکر: سردار محمد ادریس صاحب!

سردار محمد ادریس(وزیر بلدیات و دیہی ترقی): تھینک یو۔جو کوئسچن یہاں پرRaise کیا گیا ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ یونین کونسل کی ہمیںDetails نہیں دی گئی ہیں۔اس کے اندر یونین کونسل کا جو حصہ ہے،وہ وہاں پر دیا گیا ہے کہ 30/60 اور10% جو ہے Divisible میں سے وہ یونین کونسل میں جاتا ہے۔ وہAutomatically District Government Transfer کرتی ہے۔اوراس کے ساتھ یہ جو 10% فنڈز کی بات کر رہے ہیں، یہ چیف ایگزیکٹیو کیDiscretion پر ہے۔اور چونکہ یہ پچھلے سال گورنر صاحب چیف ایگزیکٹیو تھے، اس وقت منتخب اسمبلی موجود نہیں تھی تو اس وقت گورنر صاحب کی Discretionپر تھااور جونہی اسمبلی وجود میں آئی۔اور چیف منسٹر صاحب جب چیف ایگزیکٹیو ہوئے تواب وہ فنڈز چیف منسٹر کو منتقل ہوگئےAutomatically اوراس سال جو ہے،وہ چیف منسٹر As a chief executive, 10%ان کیDiscretion پر ہوگا۔اس میں ساریDetailsدی گئی ہیں۔اور یہ جو فنڈز تقسیم کئے گئے ہیں، وہ ایک فارمولے کے تحت جو پراونشل فنانس کمیشن کا فارمولہ تھا کہ جس کے تحت آبادی اورBackwardness اور یہاں پرInfrastructure موجود نہیں ہے۔وہ ایک خاص Ratio

سے مختلف ڈسٹرکٹ کے اندر تقسیم کئے گئے تھے اور اسی طرح سے یہ Further جو ہے جو 30/60 اور 10 کا جو Ratio ہے، ڈسٹرکٹ TMAs اور یونین کونسلز کی سطح پر اس طرح تقسیم ہونے تھے اور وہ Accordingly تقسیم ہوئے ہیں۔ جہاں تک آڈٹ کا تعلق ہے تو سال کے اختتام کے بعد ان شاءاللہ ابھی جولائی سے آڈٹ شروع ہو جائے گا، نہ صرف آڈٹ بلکہ آڈٹ سپیشل انسپکشن بھی لوکل گورنمنٹ کمیشن تمام ڈسٹرکٹس کی کریگا۔ ہم اس بات کو Ensure کریں گے کہ تمام فنڈز صحیح طریقے سے خرچ ہو رہے ہیں اور اس میں کسی طرح سے بھی فنڈز کا ضیاع نہ ہو۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب! زما گزارش دادے چې ما خو تپوس اوکړو او ما وائیل چې دوئ سره به معلومات نه وی۔ د یونین کونسل وائز د تقسیم ما تپوس کړے وو خو هغه دوئ نه په سوال کښې شامل کړے دے او نه په جواب کښې، اوس هلته کښې مسئله دا شوې ده چې یونین کونسل ته خو تیره لاکھ روپئی ملاؤ شوې دی، باره لاکھ روپئی بل یونین کونسل ته، ایک کروړ اسی لاکھ روپئی ملاؤ شوې چې په کوم کښې ناظم اوسېږی او ډسټرکټ ناظم اوسېږی، چې په کوم کښې نائب ناظم اوسېږی هغې ته بیا دو کروړ روپئی ملاؤ شوې دی۔ چې کوم ځائے کښې د هغه د پارټۍ سړے دے، هغه ته ئے پچاس لاکھ اوساټھ لاکھ روپئی ورکړی دی، بل سړی ته ئے تین لاکھ روپئی ورکړی دی او 2 لاکھ روپئی ورکړی دی۔ نو وائم چې دا ظلم او زیاتے شوې دے۔ نو پکار دا ده چې منسټر صاحب د دې تحقیق اوکړی دا یوے کمیټۍ ته ئے حواله کړی او د دې باندې د اسمبلئ یو Consensus راشی چې دا څیز درست دے که درست نه دے؟ که فرض کړه، درست وی د لوکل ګورنمنټ آرډیننس مطابق وی، ټھیک ټھاک وی، مونږه هیڅ تپوس نه کوؤ خو که فرض کړه د دې کښې ظلم او زیاتے شوې وی نو پکار ده چې د دې مداوا اوشی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر! یہ بات ہمیں بھی مختلف ڈسٹرکٹس سے معلوم ہوئی ہے کہ یونین کے اندر مساوی فنڈز تقسیم نہیں ہوئے ہیں۔ اور یونین کونسل کے اندر اس وجہ سے مساوی فنڈز تقسیم نہیں ہوئے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ، میں آپکی توجہ چاہونگا، کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میری ساری توجہ مولانا مجاہد الحسینی کی طرف ہے کہ وہ۔

(قہقہے)

جناب مختیار علی: دے 'جبل' تہ هم او گوري او 'جبل' هم په خپل سیټ نه دے ناست۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر کوئی ایسی پرویژن موجود نہیں تھی کہ تمام یونین کونسل کو فنڈز مساوی تقسیم کیا جائے لہذا ابھی ہم جو چیئرمین این آر بی کے ساتھ بیٹھے ہیں اور یہ مسئلہ اس دن پریذیڈنٹ کے سامنے بھی رکھا گیا تھا کہ بہت سی یونین کونسلوں کی طرف سے یہ بات درست ہے، میں معزز رکن کی اس بات کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ کسی یونین کونسل کے اندر تو لاکھوں، اور کسی یونین کونسل کے اندر کچھ بھی نہیں دیا گیا۔ اس سے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: لاکھوں نہیں، کروڑوں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اس کے تدارک کے لئے ہم ضروری ان شاءاللہ قانون کے اندر ترامیم لا رہے ہیں اور صدر صاحب نے بھی کہا ہے کہ Previous permission جو ہے، وہ اس کی ہم دیں گے۔ تھینک یو۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: نیکسٹ جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں جناب خلیل عباس خٹک صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے جناب نثار صفدر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔ مولانا محمد ادریس صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب نواب زادہ طاہر بن یامین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد امین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ منیبہ شہزادہ منصور الملک صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب وجیہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب سید قلب حسن، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب اختر نواز خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، مسماۃ آفتاب شبیر صاحبہ، ایم پی

اے، آج کے لئے، مسماۃ نرگس زین صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے مسماۃ فوزیہ فرح صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے اور محمد عبداللہ بنگش صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب مختیار علی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی جیسا کہ آپکو معلوم ہے کہ مالی سال 2003/2004 کا بجٹ 16 جون بروز سوموار بوقت تین بجے بعداز دوپہر وزیر خزانہ صاحب ایوان میں پیش کریں گے۔ اس سلسلے میں بجٹ سے متعلق تفصیلی پروگرام مراسلے کی شکل میں آپ سب کو مہیا کر دیا گیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ پروگرام میں مندرج ہدایات پر قواعد کے مطابق عمل کریں تاکہ اسمبلی سیکرٹریٹ اور آپ کو بھی کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے اور بجٹ پروگرام کو بطریق احسن وقت مقررہ پر پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔ یہ آپ کی اور ہم سب کی کامیابی ہوگی مزید اگر ناگوار نہ گزرے تو ایک بار پھر استدعا ہے کہ سیکورٹی کے عملے کے ساتھ مکمل تعاون کریں اور کوشش کریں کہ اپنے ہمراہ مہمانوں کو اسمبلی بلڈنگ اور خصوصاً لابیوں اور ہال کے اندر نہ لائیں کیونکہ جگہ کی تنگی کے باعث نہ صرف سیکورٹی کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے بلکہ آپ کو خود اور خصوصاً خواتین ممبران کو کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب مختیار علی: پوائنٹ آف آرڈر سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: د کومو قواعدو ضوابطو۔۔۔۔۔

جناب مختیار علی: ریکویسټ دے جی تاسو ته۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مختیار علی: د دې تیرو ورځو کښې چې ما یو تحریک التواء پیش کړې وه۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مختیار علی: د کرک د اډے په باره کښې

جناب سپیکر: جی۔

جناب مختیار علی: دا منسٹر صاحب ناست دے ، هغوی دا وائیلی وو چې د دې کښې او میټنګ به کوؤ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مختیار علی: زهٔ دا ریکویسټ کومه جی دا سټینډنګ کمیټئی ته تاسو حواله کړئ چې په دغه څیز باندې غور اوشی۔ تر اوسه پورے په هغې باندې هیڅ څه میټنګ نه دے شوے۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: اس ضمن میں میں نے ان سے کہا تھا کہ میاں نثار گل صاحب اور یہ دونوں اکٹھے ہو جائیں۔ یہ دونوں ابھی تک اکٹھے ہوئے ہی نہیں ہیں تو میں کسطرح سے ان کیساتھ بیٹھ سکتا ہوں۔ یہ دونوں آجائیں، اکٹھے ہو کر ہم اس کو Resolve کرنے کے لئے تیار ہیں۔Next، یہ Monday کو یا آپ Tuesday اور Wednesday تو دو دن چھٹی ہے، جو بھی ورکنگ ڈے ہو، یہیں بیٹھ کر ہم چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے بات کر لیتے ہیں۔

جناب مختیار علی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی مختیار علی صاحب۔

جناب مختیار علی: ما وئیل جی چې تاسو دا رولنګ ورکړئ چې دا سټینډنګ کمیټئی ته حواله شی نو بس مونږ به په هغې کښې پورا په دغه باندې دغه اوکړو جی۔ کله هغه بل ایم پی اے نه وی او کله به زهٔ نه یم او کله به منسټر صاحب اوزګار نه وی جی نو بنه به دا وی جی چې دا سټینډنګ کمیټئی ته حواله شی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ما وئیل جی منسټر صاحب خو خبره اوکړه هغوی خو مطمئن نه دی خو پیر له به دغه کړو که پیر باندې او نه شو نو بیا به خیر دے کمیټئی ته حواله کړو۔

جناب سپیکر: مختیار علی صاحب! د دې کبنې حقیقت دے چې ستا مؤقف چې دے ، هغه بالکل Genuine دے ، Justified دے او که تاسو کبنینا ستئی او د هغې نه دغه نه شو نو بیا به دا یعنی Concerned Standing Committee ته مونږه ریفر کړو۔

جناب مختیار علی: جناب سپیکر! جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اوکے نیکسټ۔

جناب امیر زادہ: جناب سپیکر! خما یو ایډجرنمنټ موشن وو د پرائمری ایجوکیشن حوالے سره، دوه ځله په ایجنډا باندې راغې، ایډمټ شوې دے Discussion د پاره۔

جناب سپیکر: جی پروت دے خو که ټائم ملاؤ شو کنه۔ په ایجنډا باندې شته ما سره۔

جناب امیر زادہ خان: شکریہ جی۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Adjournment motions. Syed Mazhar Ali Shah, MPA to please move his adjournment motion No. 190, in the House. Syed Mazhar Ali Shah, please.

سید مظہر علی قاسم: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرے کہ باوجود وزیر اعلیٰ اور سینیئر وزیر خزانہ صاحب کی اسمبلی میں بارہا یقین دہانیوں کے، ماہ فروری، مارچ کی بارشوں میں ہلاک ہونے والوں کو ابھی تک معاوضہ نہیں مل سکا۔ لہٰذا اس پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر: جی سردار ادریس صاحب۔

سید مظہر علی قاسم: جناب والا! صرف ایک بات میں کہنا چاہتا ہوں ایک بات، یہ دیکھیں کسی انسان کے مرنے کے اوپر جو حکومت پیسے کا اعلان کرتی ہے تو وہ کسی طریقے سے اسکا بدل نہیں ہوتا لیکن ایک اشک شوئی ہوتی ہے ان کے لئے، تو وہ یقین دہانیاں جب ان کو کرائی جاتی ہیں اور وہ پوری نہ ہوں تو لوگوں کے اندر بہت مایوسی پھیلتی ہے اور دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں جناب، وہ یہ ہے کہ ایک آرڈر جو سینیئر منسٹر

اور چیف منسٹر آف دی پراونس کی طرف سے بار بار ہو اور وہ نہ ہو تو اس سے حکومت کی بھی سبکی ہوتی ہے لہذا اس پر غور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب سردار ادریس صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: جناب سپیکر! معزز رکن نے جس طرف اشارہ دیا ہے، یہ بات ہم بالکل تسلیم کرتے ہیں اور یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور ہماری طرف سے یہاں پر ٹریژری بنچز کی طرف سے جو بھی Commitment اس سے پہلے ہوئی ہے یا جو آئندہ ہوگی، اس پر ہم سختی سے عملدرآمد کرینگے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ اگر کہیں پہ، آپ Indicate کریں، ہمیں بتائیں کہ کہاں پر کس کو Payment نہیں ہوئی ہے تو ہم فوری طور پر ہفتہ دس دنوں کے اندر ہم اس کو Payment کا اجراء کردینگے اور اس میں ان شاءاللہ تعالیٰ کوئی بھی کوتاہی یا کسی بھی تساہل سے کام نہیں لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ منسٹر صاحب سے Liaison رکھیں اور اس کی آپ نشاندہی کریں۔ میرے خیال میں انہوں نے آپ کو تسلی دی ہے۔

سید مظہر علی قاسم: ٹھیک ہے ٹھیک ہے سر، تسلی میری پھر ہوگئی ہے۔ میں نے بتایا کہ پہلے چیف منسٹر صاحب نے اور۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Not pressed.

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ زما گزارش دا دے، پوائنټ آف آرډر باندې څکه خبره کوم چې کومه خبره ده نو دا د دې ټول هاؤس یواځے نه بلکه د دې ټولے صوبے د عوامو ده۔

جناب سپیکر: رولز ورته اوښايئ، رولز۔

جناب مظفر سید: کوم رولز مطابق چې بشیر بلور صاحب په مخه خبره کوی (قہقہہ) دا سر، جون میاشت نه وه پوره شوے او ای ډی اوز فنډونه Lapse کړی۔ نن ما د دیر پائین نه په فیکس باندې دا چهټئی را وغښتله چې د کروړونو روپۍ هغوی Lapse کړے دی، د پبلک هیلتھ ایکسیئن، دغه شانتے زمونږه ټولو ایم پی ایز ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: د دې د پاره اجلاس جاری دے بیا ایډجرنمنټ موشن راوړه بحث به پرے اوکړو۔

جناب مظفرسید: تقریباً دهر چا پیسے ئے Lapse کړے۔زهٔ به ټول هاؤس ته درخواست کوم چې-----

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Mr. Muzafar said M.P.A to please move his call attention notice No. 365 in the House. Mr. Muzafar said MPA please.

جناب مظفرسید: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں آپکی وساطت سے معزز ایوان کی توجہ فوری نوعیت کے اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتاہوں، وہ یہ کہ مالاکنڈ بورڈ بمقام چکدرہ کو اپنی بلڈ نگ سے بغیر کسی وجہ بتائے منتقل کیا گیا جو کہ انتہائی ناکافی بلڈ نگ ہے۔ایک طرف امتحانات جاری ہیں اور بچوں کو نمبرز بھی بروقت نہیں ملتے۔لوگوں کوایک ذہنی پریشانی میں مبتلا کیا گیاہے۔اور بورڈ کوایک نامناسب جگہ منتقل کیا گیا ہے۔جناب سپیکرصاحب! پرون د دې باندې یو بل ستائل باندې خبره شوې وه خو هغه د هغې بلډنګ په باره کښې خبره وه۔ نن زما د خبرے موضوع دا ده چې آخر څه وجه ده چې دا بورډ د دغه ځائے نه شفټ شو؟ د ډسټرکټ ګورنمنټ بلډنګ، د ډسټرکټ ګورنمنټ په کافی بلډنګ کښې بورډ کارکوی او په فنکشن کښې دے او بغیر د څه وجه، بغیر د څه مشکلاتو، بغیر د څه ولے دا بدل شو؟ او یو داسے ځائے ته چې په هغې کښې بالکل یو ډیر تنګ ځائے ، یو ډیر بیکاره ځائے او یو ډیر ناکافی ځائے ، هغې ته دا بدل شو۔نو یو زما دا ریکویسټ دے او دامے Suggestion دے چې فوراً د دې بورډ د پاره چې کومه زمکه اغستے شوې ده نو په هغې د اوس فوراً کارشروع شی۔ او د دې بورډ دا بلډنګ چې دا کوم ناکافی دے ، دے د پاره د فوراً انتظام اوکړے شی چې دا ناکافی بلډنګ ته ولے دا بدل شوې هلته د سیکورټی مسئله هم ده او په هغې کښې د خلقو د تصادم یوه اندیشه هم ده، نو د دې نه د دانا مسئله نه جوړیږی او د دې د یو صحیح حل راوستے شی۔

جناب سپیکر: مولانافضل علی صاحب،منسٹر فار ایجوکیشن۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! زۀ خو اول به یوشکوه اوکړم جی چې روزانه دوه کسان رالیږم ستا سیکرټریټ ته چې څه وی زمونږ د محکمے سره متعلق چې هغه تفصیلات مونږه ته راوړی اوبروقت مونږ د هغې جوابات تیار کړو۔ نو ماته دا یو کال اټنشن نوټس ملاؤ شوے دے جی د یاسمین خان، دا هډو نن شته دے نه په ایجنډا باندې دا دوه چې زۀ دلته راغلم نو پراته وه جی، خو بهرحال جی د دې خبرے خو پرون هم وضاحت شوې دے۔ څومره حد پورے چې د بورډ خبره ده نو ما متعلقه ایم پی ایز حضراتو ته دا وائیلی دی چې د دې باندې به کښینو اویوه خبره به پرے اوکړو۔ مظفر سید صاحب چې کومه نوے خبره اوکړه جی نو هغې کښې خبره دا ده چې دا ډسټرکټ ګورنمنټ بلډنګ وو جی، دا پی ایف ته ورکړے شوے وو جی په کرایه باندې او هغوې سره یو معاهده کړے شوې وه جی۔ جناب سپیکر صاحب! هغوې سره یوه معاهده کړے شوې وه نو هغوې سره دا زیاتے شوې وو چې دلته کښې بورډ راغلې وو او د هغوې نه دا بلډنګ اغستې شوې وو۔ اوس دوباره هغوې ته د هغې معاهدے مطابق هغه بلډنګ ورکړے شو۔ او دا بل بلډنګ ته منتقل شو هغه هم کافی دے د دغه د پاره او باقاعده په هغې باندې اوس کارروائ شروع کیږی، د بورډ د بلډنګ د جوړولو۔ نو څه داسے پیچیدګی اوڅه داسے اهمه مسئله د دې کښې نشته زما په خیال باندې چې دا دومره د اهمیت حامله وی۔ هغه هم د ګورنمنټ بلډنګ دے او دا هم د ګورنمنټ بلډنګ دے او هغوې سره یوه معاهده شوې وه او د هغې معاهدے تحت هغوی ته هغه خپل بلډنګ ملاؤ شو۔ دا خو صحیح کار شوے دے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! د دوئ سره معاهده نه وه شوې دوئ دغه بلډنګ دغه شانتے په زور نیولے وو۔ دوئ یوه پیسه کرایه نه ده ورکړے۔ اوس دوئ هم په یو حکم نامه باندې ورته وائ چې یره تاسو دغه ځائے ته ورننوځئی او که ډسټرکټ ګورنمنټ سره که دوئ معاهده اوکړه او یا ئے د ګورنمنټ سره اوکړه۔ د دوئ سره ئے دلته اوکړه اوڅه کرایه ئے پرے کیښوده، پرائیویټ سکول دے نو ځمونږ د دې باندې اعتراض نشته خولیکن دغه شانتے یو پرائیویټ سکول والا راشی اوهغه یو بلډنګ د ګورنمنټ نیسی او ځان له پکښې

د خلقو نه ټیوشن فیس اخلی او سکول پکښې سټارټ کړی نو دا خو انتهائی ظلم دے۔ ما خو پرون هم عرض کړے وو چې دغلته د جینکو یو هائر سیکنډری سکول وے چې په هغې کښې د ادریدو ځائے هم نشته، نو پکار دا ده چې دا هائر سیکنډری سکول د جینکو هغې ته شفټ شی۔دا یو مناسب ځائے دے د هغې د پاره۔

جناب شاه راز خان: جناب سپیکر صاحب! زما ګزارش دا دے جی چې پرون دلته منسټر صاحب وائیلی وو چې دغه سکول ته چې مونږه دا زمکه ورکوؤ نو مونږه به متعلقه چې کوم تاسو نومونه واغستل، دلته چې دا کمیټی به وی او دوئ به د دې جائزه واخلی او منسټر صاحب سره به کښینی او د دې فیصله به اوشی۔ نن هغوې اعلان اوکړو چې هغه زمکه مونږه هغوی ته، هغه بلډنګ مونږه دے سکول ته حواله کړے دے، نو اوس پرونئی خبره ټهیک ده جی او که ننئی خبره ټهیک ده؟ یو خو چې د دې Clarification اوشی که هغه فرض کړه که حواله شوې وی، خبره ختمه شوې وی نو بیا خو د کمیټی به څه ضرورت وی؟ آیا د کمیټی به-----

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

جناب شاه راز خان: بل جی زما ګزارش دا دے جی۔

وزیر تعلیم: څما خیال دے چې شاه راز خان په خبره باندې پوره پوهه نه شو۔دا د مظفر سید صاحب د نوے خبرے جواب ما اوکړو۔ ځومره پورے چې د دے سره متعلقه خبره ده، هم هغه پرونئی خبره ده چې کومه مونږه کړې ده۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! دا سے خبره ده چې دا بلډنګ-----

جناب سپیکر: بس منسټر صاحب توجه تاسو را وګرځوله هغې طرف ته۔ د کال اټینشن نوټس نور څه مطلب نه وی۔

جناب مظفر سید: چې په فلور باندې دا خبره خو ټهیک نه ده کنه چې دغه بلډنګ او پی ایف ته ګنی حواله شوې دے----

جناب سپیکر: تاسو ورسره کښینئی-----

جناب مظفر سید: دغه دا نه ده، د هغوي کنټریکټ زمونږه سره نه دے شوې۔د ډسټرکټ ګورنمنټ سره د هغې کنټریکټ نه دے شوې۔

جناب سپیکر: بس د منسټر صاحب توجه تاسو راوګرځوله۔

جناب مظفر سید: لهذا دا ټهیک ده جی، خوبهرحال منسټرصاحب دا خبره چې مونږه هغې ته حواله کړے دے ،نو څه ټهیک ده چې هغوي د خپلو الفاظو دا تصحیح اوکړه چې مونږه حواله کړے نه دے مونږه به د دې باندې يو سوچ راوړو۔

Mr. Speaker: Mr. Nadir Shah M.P.A to please move his call attention notice in the House. Mr. Nadir Shah M.P.A please.

چې مولانا صاحب ته د دې کاپی هم نه ده ملاؤ شوې څه؟ وایم د دې خبر هم نه دے ملاؤ؟هاں۔

جناب نادر شاہ: جناب سپیکر صاحب! میں آپکی اوراس معزز ایوان کی توجہ مفاد عامہ کے ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ تحصیل تخت بھائی میں فیمیل ڈی ڈی او عوامی شکایات پر تبدیل ہو چکی تھی لیکن اس کی ٹرانسفر کو کینسل کیا گیا ہے مگر ایک منتخب ممبر کی حیثیت سے یہ میرے علاقے میں بے جامداخلت کی گئی ہے۔ لہذا اس معاملے کو پوسٹنگ اینڈ ٹرانسفر کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ عوام کے مفاد میں اچھا فیصلہ کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب۔

جناب فضل علی(وزیر تعلیم): ډیره شکریه، جناب سپیکرصاحب۔ دا ټرانسفر لکه څنګه چې څمونږه معزز ممبر اووئیل جی چې عوامی شکایاتو باندې شوې وه، دا Cancellation ئے هم په عوامی شکایاتو باندې شوې دے او دواړو طرف ته Elected ممبران دی۔سپیکرصاحب! په داسې حالاتو کښې مونږ خو دومره فیاضی اوکړه چې مخکښې موپه ټرانسفر باندې يو کمیټی جوړه کړه۔ يو يو ټرانسفر اوکتلے شو، باقاعده په هغې باندې د کمیټئی رپورټ راغلې دے۔ نو که چرے دغه شانتے صورتحال وی چې ديو زمونږه د معزز رکن چاسره داسے حالات خواه مخواه راځی، دا خو زمونږ پښتو ده، زمونږ ملک او وطن دے او بیا هغه يو، يو ټرانسفر چیلنج کیږی او په هغې باندې کمیټی جوړیږی نو د دې مطلب به دا وی چې بیا خو د محکمے هډو څه فائده نشته او محکمانه کارروائ به بیا

بیکاره وی زمونږ خو کوشش دا دے چې محکمے د عوامو په مفادو کښې که ټرانسفر وی اوکه پوسټنګ وی، چې هغه هم مفادو کښې اوکړو۔ نو زما په خیال باندې سپیکر صاحب، دا خو محکمانه شے دے او دواړو طرفو ته عوامی شکایات هم دی که څوک ټرانسفر غواړی او څوک Cancellation غواړی، د دې باندې زیات بحث ته ضرورت څه نشته دے۔

جناب نادر شاه: زهٔ جی د دې جواب باندې مطمئن نه یمه ځکه چې د دې باره کښې زهٔ بالکل، چونکه دا د خواتین دغه باره کښې دے دلته زهٔ ډیبیټ نه شم کولے خو که فرض کړو په هغه کمیټئی کښې دوئ هم کښینی اوهغه کوم متعلقه چې ده، د چا په خله باندې دا ټرانسفر کینسل شوې دے ، هغه هم ماسره کښینی نو ان شاء اللّٰه تعالیٰ هغوې به د دې خپل ټرانسفر کینسل کولو باندې ستومانه وی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! د آنریبل ممبر صاحب چونکه حلقه ده، هغوی ته د دې زیات معلومات دی، منسټر صاحب ته به هم معلومات وی خو هغه چونکه د دغه حلقے نمائنده دے ، هغه ته زیات پته ده نوکه هغه څه خبره کوی نو څه بنیاد باندې به ئے کوی۔ نوکه دوئ دواړه کښیناستل ستاسو په مخکښې چیمبر کښې او د دې موښه لار راویسته نو ډیره به ښه وی۔

محترمه نعیمه اختر: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی نعیمه اختر صاحبه۔

محترمه نعیمه اختر: شکریه جی۔ جناب سپیکر صاحب! څنګه دا ځما هم حلقه ده، زما پرے حق جوړیږی ځکه چې ما هم دے کښې ترقیاتی سکیمونه شامل کړی دی نو اوس دا ځما هم حلقه ده اوکومه پورے فیمیل پورے تعلق دے نوفیمیل یو فیمیل ډیره ښه پیژنی او زمونږه د ایم ایم اے دا پالیسی ده چې فیمیل به د هغوې په لوکل ایریا کښې سروس کوی۔اودا دوئ لوکل ایریا ده، دے نه چې دا بل ځائے ته ټرانسفر کوی صرف د ذاتیات په بنیاد باندې، په هغې خوشه دا سې Blame نشته چې هغې څه د قانون خلاف ورزی کړې ده ځکه ټرانسفر کیږی۔

جناب سپیکر: حاجی جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب دا اوفرمائیل د ممبرپه خله باندې به نه کیږی نو محکمې بیا څه ضرورت دے؟ زهٔ وایمه چې د محکمې دومره ضرورت شته نو بیا د ممبر پکښې څه ضرورت دے؟چې محکمه ټول کارونه پخپله حلقه کښې د هغوی په طبعیت باندې کوی بیا د ممبر څه ضرورت دے؟

جناب سپیکر: زما په خپل خیال منسټر صاحب، د عبدالاکبرخان صاحب د دې تجویز سره به اتفاق اوکړو چې تاسو به کښینئی، محترمه ممبرصاحبه Concerned او د دې مسئلے حل به اوباسئی۔

وزیر تعلیم: چې کوم متعلقه ممبران دی، هغه په کښینئی او حل به ئے اوباسی۔ مونږه ته منظوره ده۔

جناب سپیکر: بس۔

وزیر تعلیم: جمشید خان صاحب خبره زهٔ تاسو ته عرض کوم، زما خیال دے جی دوئ په خبره باندې پورا پوهه نه شول۔ ماعرض دا اوکړو چې دا خو زمونږه د پختو ملک او وطن دے، زمونږه به ورسره ورانے راځی، روغے راځی۔ماوئیل که چرے داسې حالات جوړشی چې هریو ټرانسفر او هر یو Cancellation مونږه هغه اسمبلی ته راوړو اوپه هغې باندې کمیټیانے جوړوو نو دا به ګرانه شی۔زما دا مقصد دې۔دا مقصد مے نه وه چې ممبر------

جناب سپیکر: بس تاسو کښینئی نادرشاه صاحب!

جناب نادرشاه: سپیکرصاحب! ځما د چا سره ذاتی عناد نشته، نه د دې پوسټ باندې خپل څوک رشته دار راولمه یا مے چې کوم دے -----

جناب سپیکر: بس اوشو، تاسو به کښینئی او د مسئلے حل به راوباسئی۔ منسټر صاحب سره به کښینئی او د مسئلے حل راوباسئی Next

جناب عبدالاکبرخان: ستا سو په چیمبر کښې؟

جناب سپیکر: زما په چیمبر کښې، صحیح شوه منسټرصاحب۔

محترمه نعیمه اختر: سر هغوی به پکښې هم شامل وی چې د چا ټرانسفر کیږی؟

جناب سپیکر: نه هغوی ته د ومره د غه مه ورکوئ، د ا تا سو ممبران او منسټر----

محترمه نعیمه اختر: ځکه چې د هغوی صرف د ے Base باندې ټرانسفر کیږی چې د یو کال یوټیچره د ه او هغې ته وائ چې لکه------

جناب سپیکر: د ا خبره به بیا او کړو کنه۔

محترمه نعیمه اختر: لکه هغے حاضری نه د ه کړے او------

جناب سپیکر: تا سو به خپل مؤقف پیش کړئ او هغوی به خپل مؤقف پیش کړی۔ جی۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر صاحب! د ا عرض کوم چې عبد الاکبرخان به وی او که نه به وی؟

جناب سپیکر: کله که Expert Opinion راغلل نو ولے به نه وی۔ ښه، امیررحمان صاحب، د دې سره متعلقه خبره د ه؟

جناب امیر رحمان: او جی د ے سره۔ د ے ایم ایم اے د ے ممبرے صاحبه یوه خبره اوکړه چې یره ایم ایم اے د ا پالیسی د ه چې زنانه به رانزد ے کوی۔ د غه شان زمونږه په ضلع صوابئ کښې هم یو فیمیل ډی ای او وه چې هغه غیر شادی شده ښځه د ه او هغه دوئ ټېګرام ته بدله کړې د ه، نو د ا ذاتیات دی که د ا نه دی؟ پکار داده چې هغې له ئے صوابئ کښې یو ځائے ورکړے وے ، یا ئے په مردان ضلع کښې ورته ورکړے وے (تالیاں) او د غه شان که د ممبر نه تپوس نه کیږی نو د ا حالات به ډیر زیات خراب شی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر تعلیم: سپیکرصاحب! پکار د ه چې د دې باندې خود ے نوے کال اټینشن د راوړی جی۔ او د ا حالات چونکه د ا ځما ضلع د ه جی نوځما په خیال باندې مناسب نه وه امیررحمان له چې د اخبره ئے په فلور باندې کوله ځکه چې د هغې Back ground او ټول حالات هغه------

جناب امیر رحمان: زمامطلب د ا د ے چې دلته کښې نزد ے به ئے لګولے وے کنه۔هغوی اووئیل چې ایم ایم اے رانزد ے کوی۔-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز۔منسٹر صاحب وائی ستا په تجویز باندې به غوراوکړو۔ Next Mr. Pir Muhammad Khan, M.P.A, to please move his call attention notice in the House. Mr. Pir Muhammad Khan M.P.A, please.

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ محترم جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حال ہی میں حکومت نے سوات، شانگلہ اور بونیر میں زمینوں کی خرید وفروخت میں Valuation tableکا غلط نظام نافذ کیا ہے۔ جس میں معمولی قیمتوں کی زمینیں خرید وفروخت کرنے پر بھی قیمتی زمینوں کے ریٹ پر ٹیکس لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: ډیره اهم مسئله ده۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکرصاحب د دې باندې پرون هم مختصر شانتے خبره شوې وه، سینئر منسټر سراج الحق صاحب هم ناست دے۔ نو زما دا ریکویسټ دے چې کومه زمکه چې د هغې پانچ هزارروپئی کنال او د کومے زمکے چې پانچ لاکھ کنال قیمت دے نو دے کښې فرق پکار دے۔ زمونږه هلته کښې دا سې شروع کړے دے پټواریان دے ځائے نه هغوی ته چټهی شوې ده چې لکه دا بناریئے سره نزدے زمکه ده، مثال په طور پیښور سره نزدے زمکه ده چې د هغې مثال په طورپانچ لاکھ روپئی کنال وی او هغه طور خم خوا و شا چې هغه د پیښور رقبه ده او هلته په پانچ هزار، په دس هزار روپئی کنال وی۔نوکه هغه په دس هزار روپئ کنال زۀ خرڅوم نو حکومت زما نه کوم ټیکس چې اخلی، سټامپ ډیوټی څه چې دغه کوی نو هغه د دې پیښور په هغه ریټ باندې اخلی حالانکه هلته د هغه ځائے د زمکے قیمت کښې ډیرلوئے فرق دے۔نو ما چې د حکومت توجه راکرځولے ده چې دے طرف ته لږ سوچ اوکړی، ډیر په ظلم باندې څیز روان دے۔چې یو سړے ټوله زمکه په یو لاکھ روپئی خرڅه کړی خو هغه بے قیمته زمکه ده، پانچ هزار روپئی کنال یا د دس هزار روپئی کنال زمکه ده او هغه نه پرے ټیکس اخلی د لکھونو، د پانچ لاکھ، دس لاکھ روپو په حساب سره ولے چې دا چې په کومه رقبه کښې ده نو د ښار سره یا کلی سره نزدے زمکه قیمتی ده، نو په هغه قیمتی دے ټیکس اخلی۔ نو ضروری خبره دا ده چې د دې هغه کومه

زمکه چې په کوم قیمت خرڅیږی چې په هغه حساب هغوی نه ټیکس واغستې شی۔ که قیمتی زمکه ده، هغې باندې زیات ټیکس راځی۔ کوم چې لرے ځایونو کښې ده، آبادی نه لرے ده، د هغې قیمت کم دے نو ټیکس پرے کم راځی نو ځکه ما دا دوئ نوټس کښې راوستله۔دوئ د مهربانی اوکړی او دا صحیح فیصله اوکړی د اسلام د اصولو مطابق ځکه ' اعدلواهواقرب للتقویٰ ' عدل پکار دے، انصاف او دا تقویٰ ده۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینئیر وزیر خزانه: جناب سپیکرصاحب! شکریه ادا کومه۔ پیر محمد خان صاحب چې د خپل علاقے د زمکے په باره کښې کومه خبره اوکړه نو د شانګلے زمکه صاحب ډیره زیاته قیمتی زمکه ده،او حقیقت دا دے چې که غرونه دی اوکه هموار ده اوکه سیندونه دی نو لږه لږه زمکه هم هلته ډیرزیاته قیمتی شوې ده او د هغې وجه دا ده چې الحمدالله د شانګلے فی کس آمدنی زمونږ په صوبه کښې، ما حساب کتاب کړے دے، نسبتاً زیاته ده او خلق معاشی طورآسوده حالئی طرف ته روان دی او دا د پیرمحمد صاحب چونکه دا ډیره مده هلته وزیر هم پاتے شوې دے، ممبر هم پاتے شوې دے اوموثره شخصیت دے نو دا د دوئ کارنامه ده۔ بهرحال زمونږه داټوله صوبه په مختلف بلاکس کښې تقسیم ده او د هر بلاک ځان ځان له ریټ دے۔ستاسو په علم کښې به دا خبره وی چې مونږه اوس د دې ټولے صوبے د زمکو د دې ټیکسز په باره کښې پالیسی بلکه ردوبدل راویستے دے او دا دوئ چې کوم شکایت اوکړو نو د دې په بنیاد باندې مونږه د نوے پالیسی به ان شاءالله ډیر زر اعلان کوو۔په هغې کښې به د دوئ تجاویز مونږزیر غور راوړو ان شاءالله تعالیٰ۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ سول کورٹس (ترمیمی) بل 2003 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Next Item No.8. Honourable Minister for law and parliamentary Affairs, N.W.F.P to please move that the North West Frontier Province civil courts (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Law and Parliamentary Affaire N.W.F.P please.

Mr. Zafar Azam (Minister for Law and Parliamentary Affairs): Thank you, sir. I beg to move That the North West Frontier Province, Civil Courts (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once. Thank you, sir.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہاں پر اس اسمبلی میں پوائنٹ آف آرڈر پر دس دس، پندرہ پندرہ منٹ Discussion ہوتی ہے لیکن جو Legislation یہاں پر ہو رہی ہے، انتہائی اہم Legislation ہو رہی ہے اور ایک انتہائی اہم سٹیج ہے Consideration کی کہ Introduction کے بعد پھر Consideration کی جو سٹیج ہے، وہ انتہائی اہم سٹیج ہے۔ تو منسٹر صاحب کو چاہیئے کہ وہ ممبران کو بتا دیں کہ وہ جو بل لا رہے ہیں، اس میں ان ہی کا فائدہ ہے۔ نہ پریس والوں کو پتہ ہے، نہ ہمیں پتہ ہے، نہ کسی کو پتہ ہے، صرف ہمیں ایجنڈے میں دیا گیا ہے۔ تو He has to Discuss وہ تو Principles of Bill کو یہاں Discuss کریں گے۔ I want to draw your attention, Janab Speaker, to Rule 85, 'Discussion of principles of Bills' on the day on which any of the motions referred to in rule 82, janab, you are asking the Minister under rule 82 for consideration stage, so, when the motion is made under rule 82 or any subsequent day to which the of is postponed, the principle of discussion There اگر آپ Postpone کرتے ہیں Discussion کو تو وہ الگ بات ہے لیکن اگر آپ ابھی اس کو Consideration میں لے رہے ہیں جناب سپیکر، تو پھر The principles of the Bill and its provisions may be discussed generally. It should be discussed. اگر یہ Discuss نہ ہوا اور یہ تو Legislation ہے، جناب سپیکر، ہم سیاستدانوں پر جب بھی اسمبلی کی Dissolution آتی ہے تو ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ آئین میں تو ترمیم دو گھنٹے میں کرتے ہیں، یہاں پر تو Legislation سیکنڈوں میں ہو رہی ہے۔ اس لئے جناب سپیکر میں منسٹر صاحب سے، یہ ان کے فائدے میں ہے کہ پبلک کو پتہ لگے کہ وہ کتنی اہم Legislation کو یہاں اسمبلی میں لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر فار لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیئرز بتائیں کہ What is the importance?

وزیر قانون: جناب سپیکر! عبدالاکبر خان کو تو، ہم یہ جو Amendment لا رہے ہیں یہ Already انکو تقریباً 11/6/2003 کو، یہ جو سول کورٹ کے پاس تقریباً پانچ لاکھ تک Five hundred

thousand rupees کے اختیارات ہیں، اسکو بڑھا کر One million تک کرنا چاہتے ہیں۔ اسکا بنیادی تصور یہ ہے کہ ہائی کورٹس پر تھوڑے جو کیسز ہیں، انکا Rush کم ہو جائے Thank you۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں منسٹر صاحب کا کہ انہوں نے Principle of Bill پہ General discussion کے بجائے صرف جو وہ Amendment لائے ہیں صرف اس پر بات کی ہے۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ سول کورٹس میں جب کیس آتا ہے Financial matters کا تو وہ تو Original jurisdiction ہوتی ہے تو وہ تو لاکھوں کروڑوں روپے کے کیس بھی آتے ہیں۔ یہ ان کے فائدے میں کہ اگر یہ Explain کر لیتے کہ، جناب سپیکر، پہلے یہ ہوتا تھا کہ اگر پانچ لاکھ سے زائد اگر Decree دے دیتا سول کورٹ تو اس کے خلاف اپیل کے لئے چترال سے، ڈی آئی خان سے اور ہزارہ سے لوگ ہائی کورٹ آیا کرتے تھے، اب انہوں نے Enhance کر دیا ہے، وہ دس لاکھ تک کر دیا ہے تو میں سمجھتا تھا کہ یہ اپنی اتنی اچھی Amendment لا رہے ہیں تو یہ اسکا کریڈٹ لیں گے کہ ہم اتنی اچھی Amendment لا رہے ہیں لیکن جناب سپیکر، میں اس پہ پھر ایک عرض کروں کہ اس سے Difficulty اور بڑھے گی کیونکہ جناب سپیکر، ان Matter میں سیکنڈ اپیل نہیں ہوتی۔ یہ پھر Revision پر جاتے ہیں تو اگر آپ ڈسٹرکٹ جج کو دس لاکھ روپے کا پاور دیتے ہیں پہلے پانچ لاکھ تک وہ کرتے تھے، سول کورٹ تو خیر بہت زیادہ کرتا تھا، نیچے جو عدالت تھی لیکن پھر پانچ لاکھ سے زیادہ کی اپیل والا ہائی کورٹ جاتا تھا۔ پانچ لاکھ سے کم جو کیس ہوتا تھا، وہ ڈسٹرکٹ جج کرتا تھا۔ اب آپ ڈسٹرکٹ جج کو دس لاکھ روپے کی پاور دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اس میں پھر اپیل کی گنجائش نہیں ہوتی پھر Revision کے لئے ہائی کورٹ میں آنا پڑے گا۔ ایک طرف تو فائدہ ہوا لیکن دوسری طرف Litigant say ان کو یہ نقصان ہوا ہے کہ اب انہیں اپیل کے لئے ہائی کورٹ آنا مشکل ہو جائے گا، Revision پہ آ جائینگے لیکن پھر بھی میں مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ پانچ لاکھ سے دس لاکھ کر دیا۔

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ The motion before the House is that the North West Frontier Province civil courts (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once. Is it the desire of the House that the Bill be taken into consideration at once. Those who are in

favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause wise consideration. Since no amendment has been moved by any honourable member in the clause1 to 2 of the Bill, Therefore the question before the House is that clause 1 to 2 stand parts of the Bill, Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 to 2 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

شمال مغربی سرحدی صوبہ سول کورٹس (ترمیمی) بل 2003 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for law and parliamentary Affairs, N.W.F.P to please move that the North West Frontier Province civil courts (Amendment) Bill, 2003, may be passed. The honourable Minister for Law and Parliamentary Affaire N.W.F.P please.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Thank you, sir. Sir, I beg to move that the North West Frontier Province, Civil Courts (Amendment) Bill, 2003, may be passed. Thank you

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province civil courts (Amendment) Bill, 2003, may be passed. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed

مبارکی ورلہ ورکڑئ کنہ۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی (شمال مغربی سرحدی صوبہ)، (ترمیمی) بل 2003 کو زیر غور لانے کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Next, Honourable Minister for law and parliamentary Affairs, N.W.F.P to please move that the Code of Civil procedure, North West Frontier Province (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Law and Parliamentary Affaire N.W.F.P please.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Thank you, sir. I beg to move that the Code of Civil Procedure (North West Frontier Province) (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once. Thank, you sir.
Mr. Speaker: The motion before ……

(Interruption)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ اس بل کے بارے میں بتادیں کہ بل کیا ہے؟

وزیر قانون: سر! عبدالاکبر خان کو اچھی طرح معلوم ہے۔ Pecuniary jurisdiction of the High courts ہے جو کہ پنجاب گورنمنٹ Already کرچکی ہے اور یہاں پر ہمارے The Peshawar High court, Peshawar has proposed to enhance the pecuniary jurisdiction of the District courts in the North West Frontier as well, so as to follow the suit of the Lahore High court, they gave the decision. Jurisdiction is that no second appeal shall lie in any suit of the nature cognizable by the court of small cause when the amount …..

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ Proviso پر آپ آجائیں، ان کو کیوں تکلیف دے رہے ہیں؟ Proviso پہ آجائیں

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: "Unless, the speaker, in the exercise of his power to suspend this rule allows the motion to be made.

جناب عبدالاکبر خان: اگر آپ Suspend کریں تو آپ کے پاس جناب سپیکر، بہت زیادہ اختیارات ہیں۔ لیکن آپ کو نہیں کرنا چاہیئے اس طرح جناب سپیکر! میرا اس میں صرف یہ مطلب تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نہیں کرتا۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا، Thank you جناب سپیکر۔ آپ دیکھیں، یہ (b) میں Amendment لائے ہیں اور ڈھائی لاکھ کی بجائے انہوں نے اسکو دس لاکھ کر دیا ہے لیکن جو چھوٹے کورٹس ہیں، جن کی پچیس ہزار کی Jurisdiction تھی، ان میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ اب پچیس ہزار روپے تو بھینس کی قیمت ہے جناب سپیکر اگر یہ اس میں چار گنا اضافہ کر رہے ہیں، (b) میں تو یہ جو چھوٹے کورٹس ہیں، اس میں بھی چار گنا اضافہ کرنا چاہیئے تھا ان کے لئے بھی پچیس ہزار کی بجائے ایک لاکھ کر دیتے۔

جناب سپیکر: تو میرے خیال میں یہ آپ یہ چھوڑتے ہیں، آپ بل لے آئیں نا۔

جناب عبدالاکبر خان: میں لا سکتا ہوں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں لاؤں گا۔ اگر یہ مانتے ہیں تو پھر میں لے آؤں گا۔ منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو جواب دیدیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: میرے پوائنٹ کا تو آپ جواب نہ دیں نا جی، وہ تو منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جو ڈھائی لاکھ کو دس لاکھ کر دیا ہے تو اسی طرح پچیس ہزار کو بھی ایک لاکھ کر دیتے تاکہ جو چھوٹے کورٹس ہیں، ان کی بھی Jurisdiction تھوڑی سی بڑھ جاتی۔

جناب سپیکر: اس پہ سوچیں گے میرے خیال میں۔

وزیر قانون: اس میں بھی جو کریں گے، تو آپ کو بتا دیں گے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دیکھیں جی ہم چیئر سے یہ توقع رکھتے ہیں۔ یہ تو حکومت ہے اور ہم چیئر سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ آپ ان کے منہ میں نوالہ نہ دیا کریں۔

جناب بشیر احمد بلور: اگر اس پہ سوچیں گے تو پھر اس کو Pending کر دیں۔ پھر دوبارہ جب لائیں تو اس وقت پاس کر دیں گے کیونکہ یہ کہتے ہیں، سوچیں گے۔ ایک چیز کو سوچنا جو ہے کہ آیا یہ غلط ہے، ان کا خیال ہے کہ ان کو زیادہ کرتے ہیں تو ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو Pending کر دیں اور بعد میں پھر دوبارہ لے آئیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Code of Civil Procedure (North West Frontier Province) (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once. Is it the desire of the House that the Bill is taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause wise consideration. Since no amendment has been moved by any honourable member in clauses1 to 2 of the Bill, Therefore the question before the House is that clauses 1 to 2 stand part of the Bill, Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مجموعہ ضابطہ دیوانی (شمال مغربی سرحدی صوبہ)، (ترمیمی) بل 2003 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for law and parliamentary Affairs, N.W.F.P to please move that the Code of Civil Procedure (North West Frontier Province) (Amendment) Bill, 2003, may be passed. The honourable Minister for Law and Parliamentary Affaire N.W.F.P please.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Thank you, sir. I beg to move that the Code of Civil Procedure North West Frontier Province (Amendment) Bill, 2003, may be passed. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Code of Civil Procedure North West Frontier Province (Amendment) Bill, 2003, may be passed. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

شمال مغربی سرحدی صوبہ کے بعض قوانین میں ترامیم کا (ترمیمی) بل 2003 کو زیر غور لانے کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The honourable Chief Minister, N.W.F.P to please move that the North West Frontier Amendment of certain Laws (Amendment) Bill, 2003 may be taken into consideration at once. Honourable chief Minister N.W.F.P, please. No one is ready on behalf of?

Mr.Zafar Azam: (Minister for law and parliamentary Affairs): Yes, sir.

جناب عبدالاکبر خان: He cannot, sir, ۔آپ دیکھیں اس پر دستخط نہیں ہیں۔

وزیر قانون: کس پر دستخط نہیں ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ممبر انچارج کے اس پر دستخط ہی نہیں ہیں تو پیش کیسے کر سکتے ہیں؟ اگر چیف منسٹر کا بھی ہوتا تو On behalf of chief Minister کر سکتے ہیں۔ لیکن اس پر تو دستخط ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی کر لیں گے۔

(قہقہہ)

جناب عبدالاکبر خان: آپ ہر صورت میں کراتے ہیں جی۔

(قہقہے)

وزیر قانون: جب میں دستخط کروں گا جی تو پھر میں پیش کروں گا۔

جناب سراج الحق (سینئیر وزیر خزانہ): دستخط کرلیں جی۔

وزیر قانون: ہاں۔

سینئیر وزیر خزانہ: دستخط کرلیں۔

وزیر قانون: یہ تو چیئر کی طرف دیکھنا پڑے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! میرا انتہائی اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے اور میں چیئر سے درخواست کرتا ہوں اس کو لیا جائے۔ This bill is, this is defective legislation, bad Serious legislation آپ دیکھیں سر اس بل کے ٹائیٹل کو دیکھیں۔ The North West Frontier Province Amendment of certain laws (Amendment) Bill, 2003, کیا دنیا میں کوئی اس طرح کا قانون ہے کہ Certain Laws کو اگر آپ Amend کرتے ہیں تو اپنے لاء میں Amendment لائیں گے۔ جو اوریجنل لاء ہے، اسی میں Amendment لائیں گے۔ آپ اس طرح نہیں کر سکتے کہ پچاس قوانین میں عام ترمیم کرنا چاہیں تو پچاس کو اکٹھا کر کے Certain Laws (Amendment) Bill, بنا دیں گے، نمبر 1 اور نمبر 2 آپ جناب، اس میں دیکھیں یہ Section 2 جو ہے۔ Amendment of section 9 of Act ii of 1899, ٹھیک ہے سر، آگے ذرا دیکھیں۔ In the stamp Act 1899 آپ بریکٹ میں دیکھیں جناب (ii of 1999) یعنی 1899 کی بجائے انہوں نے 1999 لکھا ہے، آپ دیکھیں سر Amendment of section 9 of Act ii of 1899. یہ 1899 کا ایکٹ ii تھا، تو انہوں نے کہا کہ In the stamp Act 1899, Act ii of 1999. یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ 1899 میں یہ ایکٹ پاس ہوا تھا؟ 1999 میں تو یہ ایکٹ پاس نہیں ہوا تھا۔ سر! یہ تو، یہ تو اچھا پھر آپ ذرا نیچے آئیں۔ Clause (d) آپ ذرا دیکھیں جی یہ Section 2 کا I دیکھیں "In clause (d), the full-stop appearing at the end shall be replaced by a

سر! semi colon and the word ‘and’ shall be added” And کے لیے ان کو الگ Amendment لانا چاہیئے۔ پھر جو ii ہے After clause (d), as so Amended مطلب یہ ہے کہ خود فرض کیا کہ یہ Amended ہو گئی۔ یعنی And لگ گیا۔ Full-stop نکال لیا گیا، Comma لگا دیا گیا اور And add کر دیا گیا۔ مطلب وہ تو Amendment لائیں گے، یہ ‘Comma’ کے لئے بھی Amendment لائیں گے۔ And کے لئے بھی Amendment لائیں گے چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے ‘Full stop’ کے لئے Amendment لائیں گے میں تو سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Extract of section 9 of the stamp Act.

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: اس میں جی Flows ہیں۔ Inherited Flaws ہیں۔ اب جناب سپیکر، آپ اس میں دوسرا دیکھیں، جو 3 پر ہے بلکہ Even دیکھیں یہ اسکو (e) انہوں نے (e) کیا ہے ”(e) Exempt from payment of duties either in whole or in part in respect of instruments executed by shaukat khanum Memorial, cancer Hospital and research centre Lahore” جناب سپیکر! انہی کا دیا ہوا اور یجنل جو Extract لگایا گیا ہے، اس کے ساتھ اس کو دیکھیں یہ سیکشن 9 میں Amendment لا رہے ہیں، یہ سر سیکشن 9 کو دیکھیں جو آپ کے پاس بھی پڑا ہو گا Power to reduce, remit as compound duties کے لئے ہے کہ گورنمنٹ کے ساتھ، اگر وہ فیس کو کم کرنا چاہے، Remit کرنا چاہے یا زیادہ Compound کرنا چاہے تو The provincial Government may by rule on order published in the official gazette. No need of amendment صرف آفیشل گزٹ میں لا سکتے ہیں کہ ہم اس کو معاف کرتے ہیں یا اس کو کم کرتے ہیں۔ میں نے جی اور یجنل ایکٹ 1908 میں پڑھا تھا۔ (مداخلت) نہیں سر، وہ اس میں تھا، Stamp Act میں یہی Section ادھر ہے Power to reduce, remit or compound duties by rule or order published in the official gazette reduced or remit. یہ تو ان کے پاس اختیار ہے، کہ آفیشل گزٹ میں اور میں اس کی مثالیں دیتا ہوں۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! اس میں متعلقہ، میں عبدالاکبر خان صاحب سے یہ عرض کرناچاہتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب! مجھے چھوڑیں ناجی، مجھے چھوڑیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میں عبدالاکبر خان صاحب کو فلور دیتا ہوں۔اچھا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ میں ان کو پندرہ نوٹیفکیشن پاکستان بننے سے پہلے، پاکستان بننے کے بعد بتا سکتا ہوں کہ اس آرڈیننس میں کوئی ترمیم نہیں کی گئی صرف نوٹیفکیشن کے ذریعے Remission دی گئی۔اب یہ کیوں نہیں لارہے Amendment جب ان کے پاس اختیار ہے تو آرڈیننس میں ایک شخص کے لیے اور ہم کہتے ہیں کہ آئین میں ضیاالحق کا نام آیا تھا،اس پر ہم سب کہہ رہے ہیں کہ غلط ہوا ہے۔اب یہ ہر ایک قانون میں بھی لوگوں کے نام لارہے ہیں، جب ان کے پاس اختیار ہے تو قانون میں ترمیم کیوں کررہے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! میں عبدالاکبر خان صاحب کی بات تسلیم کرتا ہوں کہ پہلے نوٹیفکیشن کے ذریعے ہوا کرتی تھی لیکن اس میں پاکستان اور ہمارے ایک بہت ہی اچھے ادارے شوکت خانم میموریل جو کینسرز ہاسپٹل ہے،اس کے لئے Donation دی جارہی ہے۔اور ہم اس کو گزٹ پر اس لئے لانا چاہتے ہیں تاکہ لوگوں کو تقریباً اس طرف راغب کرسکیں جو ایسے اداروں کو وہ اپنی Donation جو زمین کی صورت میں ہو یا مالی شکل میں ہو یا جس طرح بھی ہو،اس طرف لوگوں کو راغب کرنے کی بھی ایک سوچ ہے اس میں جی،

جناب عبدالاکبر خان: میں تو اس کی مخالفت نہیں کررہا جناب سپیکر! میرا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جو کام ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے گورنمنٹ کے پاس پاور ہے، وہ کرسکتی ہے اس کے لئے قانون میں ترمیم لانے کی ضرورت کیا ہے؟ اب دیکھیں جناب سپیکر، جو انہوں نے Abstract دیا ہے 2002 اور اب دیکھیں، ایک الشفاء کے لئے کیا، اس کو بھی آرڈیننس کے ذریعے 2002 ,1908 سے لیکر نہیں سوری 1899 سے لیکر آج تک 104 سالوں میں تین Amendment اس ایکٹ میں کی گئی ہیں اور وہ تینوں اس ایک سال کے

اندر اندر ہوئی ہیں اور جس میں ایک یہ بھی شامل ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے؟ جناب! جب آپ کے پاس پاور ہے تو قانون کیساتھ تو مذاق نہ کریں نا۔ اس سے پہلے اس شق میں میں نے کہا بیس پچیس نوٹیفکیشن اس طرح کے نکالے گئے ہیں کہ جو Pre-partition اور After partition اگر آپ کہتے ہیں تو کیس Quote بھی کر سکتا ہوں سارے اسی این ڈبلیو ایف پی گورنمنٹ نے 1950 میں، 1951 میں نوٹیفکیشن کے ذریعے یہ Remission دی۔ تو اب کیسے آپ اس قانون میں تبدیلی لا رہے ہیں؟

<u>وزیر قانون</u>: جناب سپیکر صاحب! مجھے عبدالاکبر خان کے ساتھ اس پہ اختلاف نہیں ہے کہ نوٹیفکیشن کے ذریعے نہیں ہوا ہے۔ ہمارا جو Basic idea ہے، تصور ہے اس کو یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ ہم اس کو دیکھیں جی نوٹیفیکشن کے ذریعے تو ضرور لوگوں کو جو مطلب ہے چترال میں ہو، مانسہرہ میں ہو، کرک میں ہو تو وہ نوٹیفیکشن کا نہیں، یہ اس کے لئے ایک Permanent Bill کی صورت میں، ہم عوام کے سامنے لانا چاہتے ہیں تاکہ ان کو ترغیب ملے کہ وہ ایسے لوگوں کو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیر قانون</u>: ایسے لوگوں کو مطلب ہے کہ ہم ترغیب دینے کی کوشش میں یہ اس لئے اسمبلی میں لایا گیا ہے کہ عوام کے نمائندوں سے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: سر یہ اس لئے Amendment لا رہے ہیں سر کہ شوکت خانم میموریل ہسپتال کے لئے کسی نے ہزارہ میں زمین یا مکان دیا ہے، اس کو ٹیکس سے Remission کرنے کے لئے یہ Amendment لائی جا رہی ہے۔ ہم اس آدمی جس نے دیا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس نے انتہائی اچھا کام کیا ہے، ہم اس کی Detail میں نہیں جاتے، یا اس کے میرٹ یا ڈی میرٹ میں نہیں جاتے ہم کہتے ہیں یہ بہت اچھا کام ہے اور ہم کہتے ہیں حکومت بھی اگر اس کو معاف کرے تو یہ بھی اچھا کام ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ جو چیز آپ ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے کر سکتے ہیں، اس کے لئے آپ قانون میں کیوں یہ اس لئے جناب

سپیکر،اس لئے جناب سپیکر، کہ پھر تو ہر، کل میں زمین دونگاتواس کے لئے ایکٹ میں Amendment لانی پڑے گی۔ پھر کوئی دوسرا مسجد کے لئے زمین دے گا تو اس کے لئے بھی لانی پڑے گی۔ کل کوئی سکول کے لئے زمین مفت دے گاتواس لئے بھی لازمی پڑے گی۔ یہ تو گورنمنٹ کے ساتھ پاور ہے کہ نوٹیفکیشن کے ذریعے Any time they can do it so یہ جو Bad اور Defective legislation اگر یہ کر دی گئی تواس کو خمیازہ اس صوبے کے، کیونکہ ہر ایک آدمی کو اس طرح کر کے ایکٹ میں ترمیم لانی پڑے گی اور حکومت اپنے اختیارات کو خواہ مخواہ کے لئے ایک ایسے جنجال میں پھنسار ہی ہے کہ کل کہ کسی کے پاس بھی اس کا علاج نہیں ہو گا کہ جب ایک دفعہ یہ Remission کو اس ہاؤس سے اور ایکٹ میں ترمیم کر کے لائیں گے تو پھر کل یہ خود بھی نہیں کر سکیں گے کیونکہ انہوں نے ایک لاء میں بنادیا ہے اس طرح میں تو سمجھتا ہوں کہ جی اس کو پلیز چیف منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ آنریبل منسٹر جو ہیں نا، وہ چیف منسٹر کے بل کے اصلی جو انچارج ہیں، وہی ہیں تو اگر اس بل کو کمیٹی کے حوالے کریں یا Defer کر لیں دو چار دن کے لئے یا کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں عبدالاکبر خان، آپ بجا فرما رہے ہیں لیکن یہ اس جمہوری حکومت کو کریڈٹ جاتا ہے کہ وہ آپ کے Through سے یہ Legislation کروانا چاہتی ہے۔ وہ اس معزز ایوان کے ممبران کی رائے کو وقعت دے رہی ہے اس لئے اس حکومت نے یہ کام کیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر! یہ تو آپ اس مسئلے کو دوسری طرف لے جا رہے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: تاسو ډیر پخپله پوهه یئی او داخبره چې تاسو چې کوم کوئ، دا خو بالکل معافی غواړم، د دې سر د دې Concerned دے۔ یوقانون جوړ شته، نوټیفکیشن کیدے شی۔ هغه تاسو دلته راولئی۔ دابالکل Legally یعنی اخلاقی طور باندې هم داشے ٹھیک نه دے۔بل دا دے چې دیکښې چې څکه عبدالاکبرخان پوائنټ آؤټ اوکړو شپیة غلطئی دی پکښې۔ دستخط نیشة، 1899 ته 1999 لیکلی دی خود دې باره کښې------

جناب سپیکر: آرډیننس دے۔ آرډیننس

Mr. Abdul Akbar Khan: No sir. This is law. It is a bill. Now it is for consideration میں جب آگیا تو یہ بل ہو گیا۔

جناب سپیکر: تو اس میں بالکل۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تو، Now he is moving a Bill نہ وہ تو بل کو Consideration کے لئے لا رہے ہیں

جناب بشیر احمد بلور: نه، خبره دا ده چې یو شے تاسو هاؤس ته راوړو، پکار ده چې هغه Must be completed دا جی ریکویسټ دا دے چې د یو شے دوئ سره اختیار شته۔ تاسو خو دا خبره کوئ چې قام ته بنایو، قام ته خو Already پته ده یو کور ورکړے شوے دے شوکت خانم، سبا چې څنګه عبدالاکبرخان خبره اوکړه، پلیز، دیکښې دا سے څه خبره نشته چې هغه ته ذاتی اناء ترے نه نه جوړوؤ کنه۔نه د دوئ ذاتی اناء جوړوی او نه مونږ جوړوو خو صرف وایو چې Legalize طریقے سره اوشی چې سبا لس خبرے دی جی۔ دا دا ناء مسئله د نه جوړوی۔

جناب سپیکر: صحیح ده۔

وزیر قانون: یہ بات میں عبدالاکبر خان کے سامنے بھی پیش کر چکا ہوں اور آپ کے سامنے بھی پیش کر رہا ہوں کہ جو نوٹیفکیشن کے ذریعے ہوتا ہے۔ان کو اور یہ اس میں یہ فرق ہے کہ اس میں لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ترغیب ملے گی اور ان کو معلوم ہو گا۔ عوام کے ذریعے، کتنے نوٹیفکیشن ہوئے ہیں، کس کو پتہ ہے اور جب یہ ہاؤس میں آئے گا، ہاؤس میں آنے میں کیا قباحت ہے؟

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! جب یہ ہاؤس میں آیا ہے، اس میں فرق کیا پڑتا ہے قانون سازی کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ جو قانون سازی کریں عوام کو مشتعل ہو کر ہم قانون سازی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ظاہر علی شاہ صاحب۔

سید ظاہر علی شاہ: جیسے کہ منسٹر صاحب نے کہا کہ لوگوں کو ترغیب ہو گی تو میرا خیال ہے کہ کسی آدمی نے اگر کوئی اچھائی کا کام کرنا ہے، اس کو ترغیب دینے کی میرے خیال میں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اپنے طور پر خود سمجھتا ہے یہ ایک قانونی بات ہے، آپ اس پر قانونی حوالے سے بات کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ رول 85، سب رول (2) کے سیکشن (a) کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

"85 (2) (a) If the Member-in-charge move that his Bill be taken into consideration ……

Mr. Speaker: Eighty five?

Mr. Abdul Akbar Khan: 85 (2) (a)

Mr. Speaker: Jee, If the Member-in-charge moves that his Bill …..

Mr. Abdul Akbar Khan: Any Member may move as an amendment that the Bill be referred to the appropriate standing committee or a select committee"

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں اور میں درخواست کرتا ہوں Honourable Minister سے، آپ سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس بل کے ساتھ میں Amendment motion کو Move کر لوں گا اور منسٹر صاحب اس کو Oppose نہ کریں۔ اس کو دو چار دن کے لئے خیر ہے، کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ یہ رولز کے Under ہے، یہ کوئی رولز کے خلاف نہیں ہے لیکن میرا مطلب ہے کہ اچھی سی Legislation ہو جائے گی تو کل ہمارے نام بدنام نہیں ہوں گے۔ I beg to move Mr. Speaker sir, that the Bill

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایسا کرتے ہیں کہ بل کو Pending رکھا جائے اور آئندہ کے لئے وزیر صاحب مکمل تیاری کر کے آئیں کہ وہ نوٹیفکیشن کیوں نہیں کرتے؟

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے سر۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 3:00 P.m of Monday afternoon, the 16th of June 2003.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 16 جون 2003 سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)